

رُوحانی بھولنے کی بیماری

SPIRITUAL AMNESIA



اب میں ایمان رکھتا ہوں، اب میں ایمان رکھتا ہوں،
سب کچھ ممکن ہے، اب میں ایمان رکھتا ہوں؛
اب میں ایمان رکھتا ہوں، اب میں ایمان رکھتا ہوں،
پس سب کچھ ممکن ہے، اب میں ایمان رکھتا ہوں۔

(2) آئیں اب خُداوند کے کلام کیلئے کچھ لمحات کیلئے کھڑے رہیں۔ پس آئیں عاموس کی طرف چلتے ہیں، اور عاموس نبی کے، تیسرے باب کی، پہلی آیت سے شروع کرتے ہیں۔
(3) میں گیتوں کے اُس خوبصورت کورس کیلئے، بہن وانیٹا اور اینا جین اور بہن مورا کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ جب میں اُدھر بیٹھا ہوا اسے سن رہا تھا، تو یہ مجھے ماضی میں لے گیا تھا۔ میں سوچ رہا تھا، میں اور بھائی جیک بات کر رہے تھے، کہ جب وہ ہمارے ساتھ تھیں، تو ہم جوئی کے دوران گاتی تھیں، تو یہ لڑکیاں چھوٹی چھوٹی لڑکیاں تھیں، جیسے کہ محض کوئی سولہ کی، یا کچھ اسی طرح کی، لڑکی ہوتی ہے۔ اب، میرا خیال ہے، کہ بہن اینا جین کے پانچ بچے ہیں، اور بہن وانیٹا بھی۔ بھی..... دو بچوں کی ماں ہے۔ اور ہم واقعی سورج ڈوبنے کے قریب ہیں، خواتین، جیسے کہ ہم اُس وقت تھے، اب اُسکی نسبت سولہ سال کا فرق ہے۔ اب زیادہ دیر نہیں ہوگی، ہم اسے پار کر کے، اُس جلالی وقت میں شامل ہو جائیں گے۔

(4) اب عاموس تیسرے باب میں دیکھتے ہیں، آئیں پڑھتے ہیں۔
اے بنی اسرائیل، اے سب لوگو جن کو میں ملکِ مصر سے نکال لایا، یہ بات سنو..... جو خُداوند، تمہاری بابت فرماتا ہے،
دُنیا کے سب گھرانوں میں سے..... میں نے صرف تم کو برگزیدہ کیا ہے: اسی لیے میں تم کو

تمہاری..... ساری بدکرداری کی سزا دوں گا۔

اگر دو شخص باہم متفق نہ ہوں، تو کیا اکٹھے چل سکیں گے؟

کیا شیر ہر جنگل میں گرے گا، جبکہ اُس کو شکار نہ ملا ہو؟ اور اگر جوان شیر نے کچھ نہ پکڑا ہو، تو کیا وہ غار میں سے اپنی آواز کو بلند کرے گا؟

کیا کوئی چڑیا زمین پر دام میں پھنس سکتی ہے، جبکہ اُس کیلئے دام ہی نہ بچھایا گیا ہو؟ کیا پھندا جب تک اُس میں کچھ نہ کچھ پھنسانہ ہو، زمین پر سے اُچھلے گا؟

کیا یہ ممکن ہے کہ شہر میں نرسنگا پھونکا جائے، اور لوگ نہ کانپیں؟ یا کوئی بلا شہر پر آئے، اور خُداوند نے اُسے نہ بھیجا ہو؟

یقیناً خُداوند..... کچھ نہیں کرتا، جب تک کہ اپنا بھیدا اپنے خدمت گزار نبیوں پر پہلے آشکارا نہ کرے۔

شیر ہر گر جا ہے، کون نہ ڈرے گا؟ خُداوند..... نے فرمایا ہے، کون نبوت نہ کرے گا؟
آئیں ہم اپنے سروں کو جھکا لیتے ہیں۔

(5) خُداوند یسوع، اے خُداوند، یہ بخش دے، کہ تیرے کلام کے، اِس حصے پر آج رات ہم رفاقت کر سکیں۔ خُداوند، ہم دُعا کرتے ہیں، کہ تُو ہمیں اِس متن کیلئے سیاق و سباق عطا کریگا، جو ہم یہاں سے لیں گے، اور اِس سے تیری ہی تعظیم ہو پائے۔ خُداوند، ہمیں برکت دے جبکہ ہم منتظر ہیں، اور آج رات، تیرے کلام پر تکیہ کر رہے ہیں۔ بیمار اور مصیبت زدہ لوگوں کو شفا دے۔ اور کھوئے ہوؤں کو نجات دے۔ اے خُداوند، جو لوگ رُوحانی اور جسمانی دونوں طرح سے، کمزور ہوتے جا رہے ہیں، اُن کمزور لوگوں کو زور بخش دے۔ اور ہم پر اپنی حضوری کا نزول فرما، پس ہم یہ دُعا یسوع نام میں مانگ لیتے ہیں۔ آمین۔

(6) آج رات، میں اِس سے، یہ متن لینا چاہتا ہوں: رُوحانی بھولنے کی بیماری۔

(7) کل کو، مت بھولیں، کیونکہ کل بیماروں کے لیے دُعا کی جائے گی۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ کل دو پہر دو بجے، جب ہم عبادت شروع کریں گے، تو پھر..... خُداوند نہایت بڑے بڑے کام کریگا۔

دُعائیہ کا رُڈ دینے کیلئے نوجوان موجود ہوگا۔ اور جو کوئی بھی دُعا کروانا چاہے سب کیلئے دُعا کی جائے گی۔ اور خُداوند میں، ہم کل کیلئے، بڑے عظیم وقت کی اُمید کر رہے ہیں۔

(8) اب آپ لوگ جو یہاں موجود ہیں، اور شہر کے باہر سے تشریف لائے ہیں۔ پس یاد رکھیں، کہ شہر میں فل گاسپل کی، بہترین کلیسیا میں موجود ہیں۔ آپ کو اُن سب میں خوش آمدید کہا جاتا ہے۔

(9) میں باہر، اپنے ساتھ منسلک پاسپانوں میں سے ایک کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا، جو ابھی اندر آیا ہے، بھائی جیکسن، پہلے میتھو ڈسٹ چرچ سے تعلق رکھتا تھا، اب ہمارے ساتھ ایک یاد و علاقوں میں کام کر رہا ہے۔

(10) یہاں پر کتنے ہیں جو ٹیبر نیکل کیساتھ شریک ہیں، میں آپ کے ہاتھ دیکھنا چاہتا ہوں، ہر طرف موجود ہیں۔ میرے خُدا، پس میں۔ میں آپ کی موجودگی سے یقیناً خوش ہوں۔ یہ اُس کے قریب ترین عبادت ہے جس کیلئے مجھے فوراً انڈیا جانا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں، کہ جلدی واپس آؤں، اور اگر خُداوند کی مرضی ہوئی، تو ایک سائناتی عبادت میں آخری سات نرسنگوں پر بیان کروں۔

(11) پس، اب دیکھیں، مگر کل کو یاد رکھنا ہے۔ یہ بھولنا نہیں ہے، کل دو بجے کا وقت ہے۔ اور، اب، ہماری اگلی عبادت اگلے ہفتے، ٹیپا، فلوریڈا میں ہوگی۔

(12) اب دیکھیں میں: رُوحانی بھولنے کی بیماری پر..... بات کرنا چاہتا ہوں۔

(13) اب، اس سے پہلے کہ ہم اپنے متن تک پہنچ کر پس منظر حاصل کر سکیں، ہم اُس چھوٹے سے شخص، عاموس پر تھوڑی دیر کیلئے بات کرتے ہیں۔ یہ اُس وقت کی بات تھی جب سامریہ بہت ہی دولت مند ہو گیا تھا۔ اسرائیل امیر ہو گیا تھا۔ اُنھوں نے فی الحقیقت دُنیا کی بیروی کی تھی اور دولت مند ہو گئے تھے۔

(14) خوشحالی ہمیشہ رُوحانی برکات کا نشان نہیں ہوتا ہے، بلکہ بعض اوقات اس کے برعکس ہوتا ہے۔ لوگ سوچتے ہیں کہ شاید جب آپ کے پاس بہت سی دُنیاوی چیزیں ہوں، تو اس سے نظر آتا ہے کہ خُدا آپ کو برکت دے رہا ہے۔ یہ سچائی نہیں ہے۔ بعض اوقات یہ اُلٹ ہوتا ہے۔

(15) لیکن ہم، اسے دیکھتے ہیں، ہمیں اس شخص کے بارے میں زیادہ علم نہیں ہے۔ ہمارے پاس کوئی تاریخ نہیں، کہ وہ کہاں سے آیا۔ کلام کے مطابق، ہم بس اتنا جانتے ہیں، کہ وہ ایک چرواہا تھا، مگر خُدا نے اُسے اُٹھا کھڑا کیا تھا۔

(16) میں دیکھ کر تصور کر سکتا ہوں، کہ سامریہ میں ایک گرم دن تھا، اور وہ شہر اُس زمانہ میں دُنیا کے بڑے بڑے سیاحتی شہروں میں سے ایک تھا۔ ہم کہہ سکتے ہیں، کچھ اس ترتیب سے تھا، جیسے میامی، یا۔ یا ہولی ووڈ، یا لاس اینجلس ہے، یا ان میں سے کسی ایک کی طرح تھا، جو کہ سیاحوں کیلئے بہترین جگہ ہے۔ ہم اُس شخص کے بارے میں تصور کر سکتے ہیں۔ وہ کبھی کسی ایسے شہر میں نہیں گیا تھا۔ لیکن، اُس کے پاس خُداوند کا کلام تھا، وہ اُس بڑے شہر میں آ رہا تھا جہاں ہر طرف گناہ کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ خادم خُدا کے کلام سے دُور ہٹ چکے تھے، اور کئی سالوں سے اُن کے پاس کوئی نبی نہیں آیا تھا۔

(17) اور وہ آدمی، جب وہ سامریہ کے شمال کی طرف، پہاڑی کی چوٹی پر چڑھا، تو میں اُسے تصور میں دیکھ سکتا ہوں، گرم سورج کی دھوپ پڑ رہی ہے، اور اُس کے چہرے پر اُسکی سفید مونچھیں چمک رہی ہیں، اور اُس کی آنکھیں سکڑی ہوئی ہیں، اور اُس کا چھوٹا سا، گنجا سر چمک رہا ہے، اور تب اُس نے اُس شہر پر نظر کی۔ اور اُس کی آنکھیں سکڑی ہوئی تھیں۔ وہ اُن چیزوں کو نہیں دیکھ رہا تھا جو عام طور پر سیاح دیکھتے ہیں، کیونکہ سیاح جب کسی شہر میں جاتے ہیں تو اُسکی خوبصورتی کی سحر انگیزی دیکھتے ہیں۔ اُس نے نگاہ کی اور دیکھا کہ یہ شہر کیسا نظارہ پیش کر رہا ہے، یہ شہر جو کبھی خُدا کا شہر تھا، اب اخلاقی طور پر برباد ہو چکا تھا۔ حیرانگی کی بات نہیں ہے.....

(18) وہ چھوٹا سا، نامعلوم شخص عاموس نبی تھا۔ اور اب ہم اُس کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں جانتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے ہیں کہ وہ کہاں سے آیا۔ کیونکہ نبی عموماً، نامعلوم بن کر منظر پر آتے ہیں، اور اسی طرح چلے جاتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے ہیں کہ وہ کہاں سے آتے ہیں، اور پھر وہ کہاں پر چلے جاتے ہیں، ہم اُن کے پس منظر سے واقف نہیں ہوتے ہیں۔ بس خُدا اُنھیں اُٹھا کھڑا کرتا ہے۔ وہ دکنے میں زیادہ کچھ نہیں تھا، مگر اُس کے پاس خُداوند یوں فرماتا ہے تھا۔ یہ وہ اہم چیز ہے جو میں دیکھ رہا

ہوں۔ بلاشبہ، وہ اپنی مہم شروع کرنے کیلئے سامریہ آیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ اُسکو کسی کی طرف سے کوئی تعاون نہیں ملا تھا۔ اُس کے پاس کسی تنظیم کا رفاقتی کارڈ نہیں تھا۔ اُسکے پاس کوئی اسناد نہیں تھیں کہ وہ دکھا پاتا کہ وہ کس گروہ کی طرف سے تھا۔ لیکن، دیکھیں، اُس کے پاس ایک چیز تھی، اُس کے پاس اُس شہر کیلئے خُداوند کا کلام تھا۔

(19) اور میں سوچتا ہوں، اگر عاموس، آج، ہمارے زمانے میں آجائے، تو میں سوچتا ہوں کیا آج ہمارے شہر میں اُس کا استقبال کیا جائیگا۔ میں سوچتا ہوں کیا ہم اُسے قبول کریں گے، یا ہم اُسی طرح کریں گے جیسے اُنھوں نے کیا تھا۔ ہم اپنے شہر کو اُسی بربادی میں دیکھتے ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں کے بیچ گناہ بہت زیادہ ہے، جیسے یہ اُسوقت تھا۔ اور میں حیران ہوں، کہ وہ چھوٹا سا، نامعلوم شخص، کیسے اپنی مہم شروع کرنے والا تھا؟ کیسے، اور وہ کہاں سے آغاز کرنے والا تھا؟ وہ کون سی کلیسیا میں جانے والا تھا، یا کون اُس سے تعاون کرنے والا تھا؟ اُس کے پاس دکھانے کیلئے کچھ نہیں تھا کہ وہ کہاں سے آیا تھا، اُس کے پاس بالکل کچھ نہیں تھا، مگر اُسکے پاس اُس شہر کیلئے خُداوند یوں فرماتا ہے موجود تھا۔

(20) اُس نے اُنھیں اخلاقی فرسودگی اور بدچلنی کی حالت میں دیکھا، یہ ترقی کا زمانہ تھا۔ اُس شہر کی عورتیں تقریباً اسی طرح کی ہو چکی تھیں جیسی آج کل امریکہ میں ہیں۔ وہ بدچلن ہو گئے تھے۔ ہر وہ بات جس کی خُدا اُن سے توقع کرتا تھا، وہ اُس کے برعکس ہو گئے تھے۔ اور۔ اور ہم دیکھتے ہیں یہ ایسی بڑی جگہ تھی جہاں وہ گلیوں میں ناچتے تھے، اور عورتیں اپنے بدن کی نمائش کرتی تھیں، اور برہنہ ہو جاتی تھیں، اور وغیرہ وغیرہ۔ بلاشبہ، اُن دنوں میں یہ عوام الناس کیلئے تفریح تھی، اور اب ہر روز ایسا ہوتا ہے۔ موسم کو تھوڑا گرم ہونے دیں، آپ کو کسی شو میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہیں بھی، کسی بھی حال میں، یہ سب سڑکوں پر آ جاتی ہیں۔ اے عورتو، تم پرافسوس، جو ایسا کرتی ہو! کیا تمہیں خود پر شرم نہیں آتی؟

(21) اور۔ اور زیادہ عرصہ نہیں ہوا، کہ میں نے یہ ایک عورت سے کہا، اور وہ کہنے لگی، ”کیوں،“ اُس نے کہا، ”بھائی برتنہم،“ کہا، ”یہ تو۔ تو بالکل دوسری عورتوں کی طرح ہے۔“

(22) میں نے کہا، ”مگر ہم سے توقع نہیں کی جاتی ہے کہ ہم دوسرے لوگوں کی مانند چلیں۔ کیونکہ ہم مختلف ہیں۔ ہم ایک-ایک مختلف کردار رکھتے ہیں۔“

(23) پس مجھے ایک اور عورت یاد ہے، جس نے کہا، ”خیر، بھائی برتنم،“ ایک اور نے کہا، ”میں-میں-میں چھوٹے کپڑے نہیں پہنتی۔“ کہا، ”میں پتلون پہنتی ہوں۔“

(24) میں نے کہا، ”یہ بدتر ہے۔ ہم! خُدا نے کہا ہے، ”یہ مکروہ ہے، کہ اُس کے نزدیک، کوئی عورت مرد کا لباس پہنے۔“ یہ بالکل سچ ہے۔

ایک نے کہا، ”خیر، وہ کوئی اور لباس بناتے ہی نہیں ہیں۔“
”مگر دیکھیں وہ اب بھی سلائی مشینیں اور دیگر ایسی چیزیں بناتے ہیں۔“

(25) اسلئے کوئی بہانہ نہیں چاہیے۔ یہ بالکل وہی کچھ ہے جو دل کے اندر ہوتا ہے۔ پھر وہی باہر ظاہر ہوتا ہے۔ یہ-یہ خود کی تصدیق کرتا ہے۔

(26) اب ہم، اُس شہر میں دیکھتے ہیں، کہ اخلاقی طور پر بربادی کا شکار ہو چکا تھا۔ خادم اُس کے بارے میں کچھ بھی کہنے سے ڈرتے تھے۔ مگر، اُنکے لئے ایک عام سا، عمر رسیدہ شخص پہاڑی پر ظاہر ہوا، جو اُن سے کہنے آیا، خُداوندیوں فرماتا ہے، ”کہ تم اس بُرائی کو ختم کر دو، ورنہ تم اسیر ہو جاؤ گے۔“ اور وہ اپنی نبوت کے دنوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھنے تک زندہ رہا۔ اُس نے یہ بعامِ دوئم کے دنوں میں نبوت کی تھی، جو بہر صورت جلا وطن تھا، اور کسی نہ کسی طرح؛ وہ-وہ دوسری قوموں کی حمایت کرتا تھا۔ اور-اور عاموس نے نبوت کی اور اُن کو بتایا، اُس نے کہا، ”جس خُدا کی خدمت کا تم دعویٰ کرتے ہو، وہی تمہیں برباد کر دے گا۔“ اور اُس نے ایسا کیا۔

(27) اور اگر آج رات اُس کی آواز، یہاں..... برنگھم میں ہو، تو وہ کلیسیاؤں کے خلاف وہی دعویٰ کریگا۔ ”جس خُدا کی خدمت کا تم دعویٰ کرتے ہو، کسی دن وہی تمہیں برباد کر دیگا۔“ میں یہاں پر صرف انہی لوگوں سے مخاطب نہیں ہوں۔ یہ ٹیپیں دُنیا بھر میں جاتی ہیں۔ اب، یاد رکھیں، یہ سچ ہے۔

(28) پھر اُس نے دیکھا، جب شہر کے اندر پہنچا، تو اُس نے..... یہ سب کچھ دیکھا، میں حیران ہوں کہ خُدا کے اُن لوگوں کی بگڑی ہوئی حالت دیکھ کر اُس نے کیسا محسوس کیا ہوگا، جن لوگوں کے پاس

وہ بھیجا گیا تھا۔

(29) میں سوچتا ہوں کیا آج ہم اُسے قبول کریں گے؟ اگر وہ یہاں آجائے، تو کیا ہم۔ ہم اُس کیساتھ تعاون کریں گے؟ کیا ہم اُسے اپنا۔ اپنا بہترین دیں گے؟ کیا ہم اُس پر اپنی توجہ دیں گے؟ اگر وہ ہم سے کہے کہ خُداوند کے کلام کی طرف پھیرو اور وہی کرو جو خُداوند نے کرنے کا حکم دیا ہے تو کیا ہم توبہ کریں گے؟

(30) مجھے حیرانگی ہے کہ ہماری بہنیں اپنے کٹے ہوئے بالوں کے بارے میں کیا کریں گی؟ اور اگر عاموس آجائے، تو کیا وہ اپنے بالوں کو پھر بڑھنے دیں گی؟ میں آپکو یہ بتا رہا ہوں، کہ وہ یہی منادی کریگا، کیونکہ یہ خُداوند کا کلام ہے۔

(31) میں۔ میں حیران ہوں کہ اگر ہمارے۔ ہمارے بورڈز جو ڈیکن مقرر کرتے ہیں، اُنھوں نے تین تین چار چار بار شادیاں کیں ہوتی ہیں، اور۔ اور اس طرح کے کئی اور کام کیے ہوتے ہیں، اور وہ ڈیکن بننے کی کوشش کرتے ہیں، میں ان سب باتوں پر حیران ہوں، میں حیران ہوں کہ وہ ایسے مرد کے ساتھ کیا کریگا جو اپنی بیوی کو چھوٹے کپڑے پہن کر باہر نکلنے دیتا ہے، اور صحن کی گھاس کاٹنے دیتا ہے، جبکہ کوئی نہ کوئی مرد پاس سے گزر رہا ہوتا ہے؟ میں حیران ہوں کہ وہ ایسے آدمی کو کیا کہے گا؟

(32) جو کچھ اُسکے اندر بھرا تھا اُس نے اُسکے ساتھ دھماکہ کر دیا، کیونکہ اُس کے اندر خُداوند یوں فرماتا ہے تھا، اور وہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اُس نے اُنھیں اُس زمانہ میں ایک بُری بیماری، یعنی رُوحانی بھولنے کی بیماری میں مبتلا دیکھا، اور آج ہمارے ساتھ بھی بالکل وہی معاملہ ہے۔

(33) اب، اُسے کیسے معلوم ہوا کہ کیا واقعہ ہونے والا تھا؟ عاموس کو کیسے یہ معلوم ہوا؟ پہلی بات، کہ وہ ایک نبی تھا۔ اور، دوسری بات، کہ وہ اُس بیماری سے آگاہ تھا جس کی تشخیص ہوگئی تھی، اور وہ جانتا تھا کہ اُس بیماری کے نتائج کیا ہیں۔

(34) اگر ایک ڈاکٹر کسی مہلک بیماری پر نظر کرے اور دیکھے کہ یہ مہلک بیماری پھیل چکی ہے، تو وہ جان جاتا ہے کہ اب موت کے سوا باقی کچھ نہیں رہ گیا۔ یہی سب کچھ ہے، جب تک خُدا اس بارے میں کچھ نہ کرے۔

(35) خیر، جب آپ کسی شہر کو دیکھتے ہیں، اور وہاں کے لوگوں کو دیکھتے ہیں، اور آپ کلیسیا کو دیکھتے ہیں، اور دیکھتے ہیں کہ لوگ خدا سے بہت دُور ہیں، تو پھر تشخیص کرنے پر ایک چیز کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا ہے اور وہ ہے، ”گناہ!“ اور گناہ کی مزدوری موت ہے۔ یعنی مرنا۔“ تشخیص نے ثابت کر دیا کہ یہ کیا ہے۔ آپ دیکھیں، جب لوگ خدا سے دُور چلے جائیں اور وہ کلام کو نہ سنیں، اور کلام کیلئے مزید کوئی خواہش نہ رکھیں، تو اس کی ایک ہی تشخیص ہے، ”جو جان گناہ کرے گی، وہ جان مرے گی۔“ بے اعتقادی آپ کو خدا سے جدا کر دے گی۔“ یہ بالکل سچ ہے۔

(36) پس، جب اُس نے گناہ کی بیماری کو شہر میں دیکھا، تو وہ جان گیا کہ مرض کیا ہے، اور اُس کا۔ کا نتیجہ کیا ہے۔

(37) اب، یہ بھولنے کی بیماری ہے، جسکے بارے میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہ ایک۔ ایک۔ ایک۔ ایسی..... یہ آپ کو ایسے مقام پر لیکر جانے کا سبب بنتی ہے جہاں آپ خود کو پہچان نہیں سکتے ہیں۔ اب، یہ ایک غیر معمولی چیز ہے۔ یہ بہت عام نہیں ہوتی ہے، لیکن اس کا سبب صدمہ ہوتا ہے۔ یہ کوئی ایسا شخص ہوتا ہے جو یہ تک نہیں جانتا کہ وہ کون ہے۔ یہ آپ کو جنگلوں میں ملتی ہے، بعض اوقات، یہ بیماری سپاہیوں کو ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ عام لوگوں کو بھی ہو جاتی ہے۔ اس کا ایک اور سبب، پریشانی ہے۔ پریشانی بھی اس کا باعث بن جاتی ہے۔

(38) پریشانی ہرگز، کوئی اہمیت نہیں رکھتی ہے۔ جی ہاں، اسیلئے۔ اسیلئے۔ اسیلئے پریشان ہونا چھوڑ دیں، اور ایمان کو قبول کر لیں۔

(39) کسی نے کہا، ”اچھا، اب، کیا ہوگا اگر کل آپ کو پھانسی ہونے والی ہو، کیا آپ پریشان نہیں ہوں گے؟“

میں نے کہا، ”نہیں، میں ایسا نہیں سوچتا۔“

”کیوں؟“

میں نے کہا، ”پریشانی کچھ نہیں کر سکتی بلکہ میری حالت اور بدتر کر دے گی۔“

”اچھا، تو پھر ایمان رکھنے کا کیا فائدہ؟“

میں نے کہا، ”یہ مجھے آزاد کر سکتا ہے۔“ اور دیکھیں، یہ سچ ہے۔

(40) بہر حال، پریشانی اہمیت نہیں رکھتی ہے، لیکن ایمان اہمیت رکھتا ہے۔ ایمان رکھیں!

اب پریشانی بعض اوقات اس کا سبب بنتی ہے۔

(41) ایک اور چیز جو لوگوں کو اس کا شکار کرتی ہے، وہ دو قسم کے خیالات میں اُلجھ جانا ہوتا ہے۔

اس سے بھولنے کی بیماری ہو جائے گی۔ یہ بیماری آپ کو ایسے مقام پر لے جاتی ہے جہاں آپ-آپ، درحقیقت، جو کچھ بھی آپ نے کیا ہو، آپ اپنے دلائل کھو بیٹھتے ہیں۔ آپ اپنا ذہن کھو بیٹھتے ہیں۔ آپ کچھ نہیں کر سکتے..... آپ جاننے نہیں ہیں کہ آپ کون ہیں۔ آپ خود کو پہچان نہیں سکتے ہیں۔ آپ چل پھر سکتے ہیں، کھاپی سکتے ہیں، مگر، آپ، پھر بھی آپ اپنی شناخت نہیں کر سکتے ہیں۔ آپ نے جو اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی، ہو سکتا ہے آپ..... وہ تعلیم آپ کے پاس ہی ہوگی، لیکن آپ کو معلوم نہیں ہوگا وہ کہاں سے آئی تھی، آپ کو معلوم نہیں ہوگا آپ کون ہیں، آپ کہاں سے ہیں۔ اور ہمیں یہ بتایا گیا ہے، یہ بھولنے کی بیماری ہے۔

(42) اس انسانی زندگی میں، شادی کے باعث، ہم خاندانوں میں شناخت کیے جاتے ہیں۔ ہم

اپنی اپنی بیویوں سے، شادی کرتے ہیں، اور ہماری شادی کے ملن سے ہمارا-ہمارا-ہمارا خاندان پہچانا جاتا ہے۔ اور پھر، سوچیں کہ، کیا ہوا اگر یہ ہولناک بات آپ کے ساتھ واقع ہو جائے کہ آپ یہ یاد رکھنے کے قابل نہ رہیں کہ آپ نے کس سے شادی کی، آپ کی بیوی کون ہے، آپ کے بچے کون ہیں، آپکا والد اور والدہ کون ہیں، آپ کا ہمسایہ کون ہے؟ یہ ایک-ایک ہولناک چیز ہے۔

(43) پھر، ہماری شناخت، اس طرح بھی ہوتی ہے، ذہانت رکھنے اور-اور حیوانی زندگی سے مختلف

ہونے کی وجہ سے ہماری شناخت نسل انسانی میں ہوتی ہے۔ جانور سوچ نہیں سکتا، وہ صرف آوازوں کے سہارے چلتا ہے۔ اُسکے اندر شعور نہیں ہے۔ لیکن، ہم، حیوانی زندگی بھی رکھتے ہیں۔ کون سی چیز ہمیں مختلف بناتی ہے..... ہم ممالیہ جانور ہیں، لیکن کیا..... ممالیہ گرم خون والے جانور ہوتے ہیں، اور ہمارے اندر جانوروں کی خصوصیت بھی پائی جاتی ہے۔ مگر کون سی چیز ہمیں مختلف بناتی ہے، ہم شعور رکھنے سے پہچانے جاتے ہیں، اور ضمیر ہمیں بتاتا ہے کہ کیا درست ہے اور کیا غلط ہے۔

(44) اب ایک ایسا مقام آتا ہے، جہاں آپ کو بھولنے کی بیماری لگ جاتی ہے، آپ نبوکدنصر کی مانند بن جاتے ہیں، جیسا وہ تھا، ایک مرتبہ اُس نے اپنے آپکو بہت بلند کیا، اور خُدا نے اُسکی سوچ بدل دی اور وہ ایک حیوان بن گیا۔ اور وہ جنگل میں چلا گیا اور۔ اور ایک بیل کی طرح گھاس کھاتا رہا۔ اور۔ اور اُسکے۔ اُسکے جسم پر، عقاب کے پروں کی طرح بال بڑھ گئے، اور اُس کا دل حیوان کا دل بن گیا۔ سمجھے؟ یہ بھولنے کی بیماری تھی، کیونکہ وہ بھول گیا تھا کہ وہ ایک بادشاہ ہے۔ وہ بھول گیا تھا کہ وہ ایک انسان ہے۔ اُس نے سوچا وہ ایک حیوان ہے، اسلئے حیوان جیسے کام کرنے لگا، کیونکہ وہ بھول گیا تھا وہ ایک انسان ہے۔

(45) آج کل، یہ کام بہت عام ہے۔ بعض اوقات، ہم بھول جاتے ہیں، مسیحی کلیسیا کیا ہوتی ہے۔ ہم دُنیا جیسا عمل کرتے ہیں۔ اور اس سے نظر آتا ہے کہ ہم رُوحانی بھولنے کی بیماری کا شکار ہو چکے ہیں، کیونکہ آپ ایک مسیحی والے عمل نہیں کرتے ہیں۔ آپ دُنیا جیسے عمل کرتے ہیں۔ آپکے اندر دُنیا کا دل آ جاتا ہے، جو اس کا سبب بنتا ہے۔

(46) اب ہم یہاں۔ یہاں دیکھتے ہیں اسرائیل بے نقاب ہو گیا تھا، دُنیا کے سامنے ظاہر ہو گیا تھا، اور غلاطت میں گر گیا تھا۔ اور نبی کو بھیجا گیا تا کہ اُنھیں اُس میں سے باہر نکالے، اور اگر وہ بتا سکتا ہے، تو اُن کو بتائے۔ خُدا نے، اپنے فضل کے وسیلے، روئے زمین کے تمام خاندانوں میں سے اسرائیل کو چنا تھا۔ یہ فضل نے کیا تھا۔ اُس نے اُنھیں پسندیدہ زمینیں عطا کیں۔ اُس نے اُنھیں گھر دیئے جن کو اُنھوں نے کبھی تعمیر نہ کیا تھا۔ یہ خُدا نے کیا، اور اُن کو چنا۔ اُس نے اُنھیں کھیت دیئے جو اُنھوں نے کبھی خریدے نہیں تھے۔ اُس۔ اُس نے اُنھیں عطا کیا، اُس نے اُنھیں خوراک دی جو اُنھوں نے کبھی کاشت نہیں کی تھی۔ اُس نے اُنھیں کنویں دیئے جو اُنھوں نے کبھی کھودے نہیں تھے۔ اُس نے اُنھیں فتوحات دیں جو اُنھوں نے کبھی جیتی نہیں تھیں۔ اُس نے اُن پر فضل کیا جس کے وہ اہل نہیں تھے۔ خُدا نے یہ سب اپنے فضل سے اپنے لوگوں، اپنے برگزیدوں، اور اپنے پیارے، اسرائیلیوں کیلئے کیا۔

(47) اور وہ، بائبل میں کہتا ہے، ”اُس نے اُسے باہر میدان میں، ایک لڑکی کی طرح اپنے ہی

خون میں لوٹی پایا، اور اُس نے اُسے غسل دیا اور اُسے پاک صاف کیا، اور اُس نے یہ سب کچھ کیا۔ جب خُدا نے یہ تمام شفقتیں اُسے دکھائیں، اور وہ امیر ہو گئی، تو پھر اُسے بھولنے کی بیماری لگ گئی، اور بھولنے کی بیماری میں مبتلا ہو گئی، ”اور وہ بھول گئی کہ یہ تمام چیزیں کہاں سے آئیں تھیں۔“

(48) میرا خیال ہے، یہ 1964ء کے امریکہ کی تصویر ہے۔ یہ قوم بھی اُسی بیماری میں مبتلا ہو چکی ہے۔ ہمارے پاس بڑی بڑی زور آور کلیسیاں ہیں۔ ہم عظیم، زور آور لوگ ہیں۔ ہم لاکھوں کی تعداد میں ہیں، اور ہم بھول چکے ہیں کہ یہ چیزیں کہاں سے آئی ہیں۔

(49) اُن کیلئے یہ معاملہ بہت خراب تھا۔ جبکہ خُدا نے اُن سے بھلائی کی، اور غیر قوموں کی سر زمین سے نکالا، اور اُن کو الگ کیے ہوئے لوگ بنایا، اور انھیں اپنے لیے الگ کیا۔ اُس نے فرمایا، ”کہ اُس نے کسی اور ملک سے تاک لی اور دوسرے ملک میں لگائی، اور اُسے قائم کیا تاکہ بار آور ہو اور پھل لائے، لیکن تاک بھول گئی کہ اُس کی برکات کہاں سے آئی ہیں۔“

(50) اسی طرح ان آخری ایام میں، خُدا کے لوگوں نے کیا ہے، وہ بھول گئے ہیں کہ مسیحی ہونے کی گواہی کیا معنی رکھتی ہے۔ پھر سے، یہ بھولنے کی بیماری لوگوں پر طاری ہو چکی ہے۔ وہ اپنی پہچان نہیں کر سکتے ہیں۔

(51) وہ، وہ اُس کے متعلق سب کچھ بھول گئے تھے۔ وہ اُسکی پاکیزگی کو بھول گئے تھے۔ وہ اُس کے قانون کو بھول گئے تھے۔ عورتیں باقی عورتوں کی طرح زندگی گزار رہی تھیں۔

(52) خُدا کی کلیسیا اور اُس کے لوگ ہمیشہ، ”الگ کیے ہوئے لوگ، اور۔ اور بلائے ہوئے لوگ، اور خاص اُمت، مقدس قوم، شاہی کاہنوں کا فرقہ ہوتے ہیں؛ جو خُدا کو رُوحانی قربانیاں پیش کرتے ہیں، اور اپنے ہونٹوں کا پھل، اُس کے نام کی تعریف و تجید کر کے پیش کرتے ہیں۔“ خُدا نے اپنی کلیسیا کو بلایا اور اُسے دُنیا سے، اُس خاص مقصد کیلئے الگ کیا۔ اور اُسے قانون دیا، اور اُسے، اُسے، پاک ہونا چاہیے۔ اُس نے فرمایا، ”تم پاک بنو، کیونکہ میں پاک ہوں، اور پاکیزگی کے بغیر کوئی خُداوند کو نہ دیکھے گا۔“ یہ خُدا نے، خود فرمایا ہے۔

(53) اور خُدا نے اُن کو اس قسم کے لوگ ہونے کیلئے بلایا تھا، لیکن وہ یہ بھول گئے تھے۔ وہ اُس

کے قوانین، اور اپنے نیک چال چلن کو بھول چکے تھے۔ عورتیں یعنی، اسرائیلی عورتیں باہر گلیوں میں پھرتی تھیں، جبکہ ہر ایک یہ آرزو کرتی تھی کہ۔ کہ وہ رُوح القدس کی قدرت سے حاملہ ہو، اور مسیح کو جنم دے، اور پھر بھی اُسی طرح چلتی تھیں۔ اُن کا کردار خوفناک تھا۔

(54) میں یہاں پر ایک منٹ کیلئے رکنا چاہتا ہوں، اور یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے لوگوں کے درمیان بھی یہی بات ہے، جو آج، خود کو مسیحی کہتے ہیں۔ اُن کا کردار دیکھیں، کاش کہ آپ کو احساس ہو! (55) ایک دفعہ، ساوتھ میں یوں ہوا۔ میں نے یہاں ایک کہانی پڑھی تھی، جب لوگ غلام رکھا کرتے تھے۔ وہ اُن لوگوں کو منڈی میں لے جا کر فروخت کرتے تھے، جیسے آپ اپنی استعمال شدہ کار کیساتھ کرتے ہیں۔ پھر وہاں کوئی خریدار، یا بروکر آتا تھا، جو آکر اُن غلاموں کو لے لیتا تھا اور اُن کو فروخت کر دیتا تھا، جیسے آپ اپنی کار یا دیگر ایسی چیزوں کے ساتھ کرتے ہیں۔

(56) اور وہ غلام اپنے مادر وطن سے دُور تھے۔ وہ افریقہ سے تھے۔ آباد کار اُنھیں اغوا کرتے، اور اُنھیں جزیروں پر لاتے تھے، اور پھر اُنھیں اسمگل کر کے امریکہ لاتے تھے، اور جمیکا یا پھر دیگر علاقوں میں بطور غلام بیچ دیتے تھے۔

(57) اب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ غمزدہ تھے۔ اُنھیں اُن کے گھر سے اغوا کیا گیا تھا۔ اُن کو دشمن نکال لایا تھا، اور وہ غمزدہ تھے۔ وہ پھر کبھی اپنے شوہر، یا اپنی بیوی، اپنے باپ اور ماں، اور اپنے بچوں وغیرہ کو دیکھ نہ پائیں گے۔ وہ مکمل طور پر ایسے تھے..... اُنھیں اُن سے کام کرانے کیلئے، اُن کو کوڑے، مارنے پڑتے تھے، پس وہ غمزدہ لوگ تھے۔

(58) ایک دن، ایک بروکر کسی شجر کاری میں آیا، اُس نے وہاں غلاموں کے ایک گروہ کو کام کرتے دیکھا۔ اور وہ۔ وہ اندر گیا اور مالک سے پوچھا، اور کہا، ”آپ کے پاس کتنے غلام ہیں؟“ کہا، ”تقریباً ایک سو ہیں۔“

کہا، ”آپ کے پاس کوئی ایسا ہے جس کا آپ بدل کرنا چاہتے ہوں یا بیچنا چاہتے ہوں؟“

اُس نے کہا، ”ہاں ہے۔“

کہا، ”مجھے اُن کو دیکھنے دیں۔“

(59) اور وہ کھیت کے اندر گیا اور اُن کا جائزہ لینے لگا، اور اُس نے دیکھا کہ اُن سب کو کوڑے لگے ہوئے تھے۔ پھر کچھ وقفے کے بعد، اُس نے ایک نوجوان کو دیکھا جس کو کوڑے نہیں لگائے جاتے تھے۔ اُس کا سینہ بھرا ہوا اور ٹھوڑی اٹھی ہوئی تھی؛ اُسے کوڑے لگانے کی ضرورت نہ تھی۔ پس بروکر نے کہا، ”میں اُس غلام کو خریدنا چاہوں گا۔“

مالک نے کہا، ”لیکن وہ برائے فروخت نہیں ہے۔“

(60) اُس نے کہا، ”اچھا، اُس غلام میں کیا فرق ہے؟“ کہا، ”کیا وہ غلام باقی غلاموں کا افسر ہے؟“

مالک نے کہا، ”نہیں، وہ بھی محض غلام ہی ہے۔“

اُس نے کہا، ”اچھا، شاید آپ اُس غلام کو خوراک مختلف دیتے ہوں۔“

مالک نے کہا، ”نہیں، وہ بھی باقی غلاموں کے ساتھ باورچی خانے سے ہی کھانا کھاتا ہے۔“

(61) اُس نے کہا، ”اچھا، پھر کون سی چیز اُسے دیگر غلاموں سے مختلف بناتی ہے؟“

(62) مالک نے کہا، ”خیر، اس بات پر میں، بھی، بہت عرصہ تعجب کرتا رہا ہوں۔ مگر ایک دن

مجھے معلوم ہو گیا، کہ جس ملک سے وہ آیا ہے، وہاں اُس کا باپ پورے قبیلے کا بادشاہ ہے۔ اور اگرچہ وہ یہاں پر دیسی ہے، اور اپنے گھر سے دُور ہے، تو بھی وہ جانتا ہے کہ وہ بادشاہ کا بیٹا ہے، اور وہ۔ وہ اپنا رویہ بادشاہ کے بیٹے جیسا رکھتا ہے۔“

(63) میں نے سوچا، ”کہ، اگر، افریقہ سے آیا ہو ایک نیکرو، یہ جانتا ہے کہ اُس کا باپ قبائلی

آدمی ہے اور قبیلے کا بادشاہ ہے، تو ایک نئے سرے سے جنم لیے ہوئے ایک مسیحی کو، خواہ وہ مرد ہے یا عورت ہے کیسا ہونا چاہیے، کیونکہ ہمارا باپ تو جلال میں آسمان کا بادشاہ ہے!“ اسیلئے ہمیں مسیحی مردوں اور عورتوں جیسا رویہ رکھنا چاہیے۔ ہمیں اس طرح عمل کرنا چاہیے، اس طرح کا لباس پہننا چاہیے، اور اس طرح کی گفتگو کرنی چاہیے، اس طرح رہنا چاہیے۔ چاہے ہم پر دیسی ہیں، تو بھی ہم بادشاہ کے بچے ہیں۔ آمین۔

(64) ہمارا کردار ایسا ہے، کہ ان دنوں میں جن دنوں میں اب ہم زندگی بسر کر رہے ہیں ہمارا

اخلاق پست حالی کا شکار ہے! اور اسرائیل اسی غلاظت میں گرا ہوا تھا اور اخلاقی طور پر پست حالی کا شکار تھا۔ وہ خدا کے قوانین کو، ”تو زنانہ کرنا، تُو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا،“ اور دیگر اسی طرح کے احکام کو بھول چکے تھے۔ وہ اُن قوانین کو بھول چکے تھے۔ وہ۔ وہ۔ وہ۔ وہ اُن کو مزید نہیں چاہتے تھے۔ اور وہ۔ وہ باقی دُنیا کی طرح بننا۔ بننا چاہتے تھے، بالکل اِسطح جس طرح آج کی کلیسیا بن چکی ہے۔ (65) ایک بار، جب اُنھوں نے آغاز کیا، تو بنی اسرائیل نے، اپنے اُوپر بادشاہ مقرر کرنا چاہا۔ سموئیل نے اُن کو بتایا، اُس نبی نے جو اُن کی طرف بھیجا گیا تھا، اُس نے کہا، ”اب کیا میں نے تمہیں کبھی کوئی ایسی بات خداوند کے نام میں کہی جو پوری نہ ہوئی ہو؟“

اُنھوں نے کہا، ”نہیں، تُو نے ایسا کبھی نہیں کیا۔“

(66) ”کیا میں نے تم سے کبھی کچھ کھانے کو، یا، اپنی گزر بسر کیلئے، تم سے روپیہ پیسہ مانگا؟“

(67) ”نہیں، تُو نے ایسا کبھی نہیں کیا۔ سموئیل، تُو نے ہم سے کبھی ایسا نہیں کہا، جو پورا نہ ہوا ہو۔ اور تُو نے اپنی گزر بسر کیلئے، ہم سے کبھی ہمارا روپیہ پیسہ نہیں مانگا۔ لیکن، پھر بھی، ہم بہر صورت، ایک بادشاہ چاہتے ہیں۔“

(68) خدا نے سموئیل سے کہا، ”اُنکو اُسے لینے دے۔ کیونکہ اُنھوں نے تجھے رد نہیں کیا؛ بلکہ اُنھوں نے مجھے رد کیا ہے۔“

(69) اسرائیل اب یہی شکل اختیار کر چکا تھا۔ اب وہ مزید خدا کے نبیوں کی خواہش نہیں رکھتے تھے۔ اُنھیں اُن کی ضرورت نہیں تھی۔ اور اگر کوئی آتا، اور اُن کے پاس کلام لاتا، اور اُنکو کلام کی طرف واپس لانے کی کوشش کرتا، تو وہ اُس کو رد کر دیتے تھے۔ اِس طرح کی بدچلنی میں، لوگ ہمیشہ اسی طرح کرتے ہیں۔

(70) جب دُنیا اور کلیسیا ایک ساتھ مل جاتے ہیں، تو پھر وہ کسی روحانی چیز کی خواہش نہیں رکھتے ہیں۔ اور وہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ نہیں چاہتے ہیں۔ وہ وہی کچھ چاہتے ہیں جو اُن کی خواہش ہوتی ہے۔ وہ دُنیا کو چاہتے ہیں، اور خود کو مسیحی کہتے ہیں؛ وہ دُنیا میں رہتے ہیں، اور دُنیا کیساتھ ساتھ جیتے ہیں، اور دُنیا ہی کی طرح رہتے ہیں، اور پھر بھی اپنے مسیحی ہونے کے اقرار کو برقرار رکھتے ہیں۔ آپ

جانتے ہیں، یہ کیا چیز ہے، یہ رُوحانی بھولنے کی بیماری ہے۔ یہ بالکل یہی چیز ہے۔ وہ نہیں جانتے ہیں کہ وہ کون ہیں۔ وہ بھول چکے ہیں کہ اُن سے کن کاموں کے کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔

(71) اگر آج کوئی، اُسی طرح آئے گا، تو اُسے بھی اُسی طرح رک دیا جائیگا۔ اُنکے ہاں اِس کا بڑا خراب معاملہ تھا، اور آج بھی ان کے ہاں ویسا ہی ہے۔ وہ لوگ مزید، اپنی شناخت کسی مافوق الفطرت چیز سے نہ کروا سکے تھے، کیونکہ وہ اِس کے طلب گار نہیں تھے۔ کلام، یا خوشخبری کے، وہ طلب گار نہیں تھے۔ گناہ کی بیماری نے اُنھیں متاثر کیا تھا، اور وہ اس کو پسند کرتے تھے۔

(72) غیر تبدیل شدہ دل کیلئے گناہ خوشنما ہوتا ہے۔ یہ غیر تبدیل شدہ ذہن کو اچھا دکھائی دیتا ہے، مگر یہ موت کی راہ ہے۔ موت کے سوا باقی کچھ نہیں بچتا ہے۔ ”گناہ کی مزدوری موت ہے“، اور آپ کو یہ مزدوری ضرور ادا کرنی پڑیگی۔ آپ نے ہواؤں کو بویا تھا، اور اب طوفانوں کو کاٹ رہے ہیں۔

(73) خُدا کے ایک مقرر شدہ پیامبر کی منادی اور رُوحانی نشان، اب انہیں مزید متاثر نہیں کرتے ہیں۔ عورتیں ان کے منہ پر ہنستی ہیں، اور کہتی ہیں، ”مجھے ایسا کچھ بھی سننے کیلئے نہیں جانا ہے۔“ کیا وہی کچھ دہرایا نہیں گیا ہے؟ کیا ہے؟ رُوحانی بھولنے کی بیماری ہے، یہ ٹھیک وہی کچھ ہے۔ وہ بھول گئے ہیں کہ خُدا اور اُس کا کلام ایک ہی ہیں، اور وہ اسے بدل نہیں سکتا۔

(74) اگر ان دنوں میں کوئی نبی منظر پر آئے اور کوئی رُوحانی نشان دکھائے، یا رُوحانی آواز دے، اور اُس کے پیچھے خُدا کی آواز ثابت ہو جائے، تو یہ صرف اُس پر نہیں گے اور اُس کا مذاق اڑائیں گے۔

(75) آپ پرانی کہاوت کو جانتے ہیں، ”کہ احمق اُونچے جو توں کیساتھ وہاں چلیں گے جہاں پر فرشتے بھی چلنے سے ڈرتے ہیں۔“ رُوحانی بھولنے والی بیماری یہی کچھ کرتی ہے۔ یہ لوگوں کو اُس مقام تک لے آتی ہے جہاں اُن کے اندر کوئی احساس باقی نہیں رہتا ہے۔ وہ ایسی کوئی چیز نہیں چاہتے ہیں جو رُوحانی ہوتی ہے۔

(76) ایک حقیقی رُوحانی عبادت کو لیں، جہاں پاک رُوح بیماروں کو شفا دے رہا ہو اور دلوں کے خیالات ظاہر کر رہا ہو، اور ایسا تمام کلیسیاؤں میں کر رہا ہو، اور یہاں سٹیڈیم میں بہت بڑا اجتماع ہو، اور

پھر دیکھیں کہ کیا ہوگا۔ چند منٹوں میں، ہر کوئی اٹھ کر باہر نکل جائے گا۔ انھیں اس سے کوئی بھی سروکار نہیں ہے۔ وہ اس سے کوئی بھی سروکار رکھنا نہیں چاہتے ہیں۔ وہ کوئی علمی و عقلی گفتگو سننا پسند کریں گے۔

(77) لیکن جب یسوع مسیح کی قدرت، اُس کے جی اٹھنے، اور پاک رُوح کی بات ہو، تو وہ اس سے کوئی تعلق رکھنا نہیں چاہتے ہیں، کیونکہ یہ اُن کو مجرم ٹھہراتی ہے۔ انھیں اس بات سے آگ لگتی ہے جس کے بارے میں انھیں جاننا چاہیے۔ اگر جھڑکنے والی کوئی بات نہ ہو، تو بلاشبہ، یہ اُس وقت تک اچھی لگتی ہے۔ لیکن، اگر، آپ اس کو تسلیم کر لیں گے، تو یہ۔ یہ تو بہ کے پھل پیدا کرے گی۔ پس ہم دیکھتے ہیں، کہ جب یہ رُوحانی بھولنے کی بیماری لوگوں پر حاوی ہوتی ہے، تو پھر اُن کی۔ اُن کی حالت بُری ہو جاتی ہے۔ اب ہم یہی کچھ دیکھتے ہیں۔ اب میں چاہتا ہوں کہ.....

(78) آپ کو شناخت شدہ ہونا چاہیے۔ کہیں پر، تو آپ کو ظاہر ہونا چاہیے۔ آج رات، آپ کی زندگی ظاہر کرتی ہے، کہ آپ کی شناخت کہاں پر ہے۔ آپ کی شناخت یا تو مسیح کے اندر ہے یا آپ مسیح سے باہر ہیں۔ آپ درمیان میں کہیں بھی نہیں ہوتے ہیں۔ شراب میں دھت انسان باہوش نہیں ہو سکتا ہے۔ اور کوئی سیاہ سفید پرندہ نہیں ہوتا ہے۔ آپ نجات یافتہ ہیں یا آپ نجات یافتہ نہیں ہیں۔ آپ مقدس ہیں یا گنہگار ہیں، پہلا یا پھر دوسرا، خُدا کے کلام کی طرف آپ کا رُوحانی رجحان آپ کی شناخت کر دیتا ہے کہ آپ ٹھیک طور پر کہاں کھڑے ہوئے ہیں۔ ٹھیک ہے!

(79) خُدا کے کلام نے، ظاہر ہو کر، ثابت کر دیا کہ پاک رُوح کا پتسمہ بالکل اُسی طرح ہے جیسے پینتی کوسٹ کے دن یا کسی بھی اور وقت پر تھا۔ اور یسوع مسیح کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ اور اُسکی طرف آپ کا رویہ پہچان کر دیتا ہے کہ آپ بھولنے کی بیماری کا شکار ہیں یا نہیں۔ یہ سچ ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا آپ ایک ڈیکن ہوں، یا آپ ایک مبلغ ہی کیوں نہ ہوں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا..... جی ہاں، یہ بیماری، ان کو بھی ہو جاتی ہے۔ پس ہم دیکھتے ہیں، کہ یہ چھوٹ والی بیماری ہے اور ہر چیز پر حملہ آور ہوتی ہے۔ اب ہم دھیان کرتے ہیں۔

(80) اب، ایک امریکی ہونے کیلئے۔ میری شناخت میری قوم، امریکہ کے ساتھ ہونی چاہیے۔ اب غور سے سنیں۔ ایک امریکی ہونے کیلئے، جب میں اس ملک میں پیدا ہوا، تو میں ایک شہری بنا، اور

میری شناخت اس قوم کے ساتھ ہوئی۔ اور جو کچھ یہ ہے، میں ہوں۔ جو کچھ اس نے کیا، میں نے کیا۔ کیونکہ میری شناخت ایک امریکی کے طور پر ہوئی ہے، تو پھر مجھے اسکی ساری شرمندگی، اور اسکی ساری شان و شوکت کو لینا پڑیگا۔ یہ جو کچھ بھی ہے، میں ہوں، کیونکہ اس سے میری شناخت ہے۔ آئین۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ یہ بات سمجھ لیں۔ میری شناخت امریکی شہری ہونا ہے، پھر سب کچھ جو یہ ہے، وہ میں بھی ہوں۔ جو کچھ یہ ہے، میں ہوں۔ مجھے اسکا حصہ ہونا چاہیے۔ مجھے ملا..... اگر میں امریکی شہری ہوں، تو میں امریکہ کا حصہ ہوں۔ اور جو کچھ یہ ہے، میں ہوں۔

(81) مجھے یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔ اگر میں ایک حقیقی امریکی شہری رہنا چاہتا ہوں، تو مجھے یاد رکھنا چاہیے کہ میں وہی ہوں جو کچھ میری قوم ہے، کیونکہ میری شناخت میری قوم سے ہے۔ اسے بھولنے کیلئے، یا..... اس کی خاطر لڑنے کیلئے، یا اس کی خاطر مرنے کیلئے، یا جس کیلئے یہ کھڑا ہوتی ہے اُس کیلئے کھڑا ہونے کیلئے، مجھے اس کی خاطر کھڑا ہونا ہوگا۔ جو کچھ میری قوم ہے، میں وہی کچھ ہوں۔ جس پر یہ کھڑی ہوتی ہے، اُس کیلئے میں کھڑا ہوتا ہوں۔ ایک وفادار امریکی ہونے کیلئے، مجھے اس کی خاطر مرنے کیلئے، لڑنے کیلئے، کھڑا ہونے کیلئے، یا کچھ بھی کرنے کیلئے تیار رہنا ہوگا۔ میں اس کا حصہ ہوں۔ آپ مجھ پر انگلی اٹھائے بغیر اس پر انگلی نہیں اٹھا سکتے ہیں۔ جب آپ اس کے خلاف کچھ کہتے ہیں، تو آپ میرے ہی خلاف کہتے ہیں، کیونکہ میں امریکی ہوں۔ بحیثیت امریکی، جب کوئی آپ کے خلاف کچھ کہتا ہے، اور جو کچھ وہ اس قوم کے خلاف کہتے ہیں، تو وہ آپ کے خلاف ہی کہتے ہیں، کیونکہ آپ اسکا حصہ ہیں۔ آپ یہ کبھی فراموش نہ کریں؛ لیکن جب آپ ایسا کرتے ہیں، تو پھر یقیناً، آپ بھولنے کی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

(82) اور، یاد رکھیں، آپ تب ایک امریکی شہری نہیں رہتے جب آپ اسکا حصہ نہیں بنتے ہیں۔ آپ کو یہ بننا چاہیے، جو کچھ ایک امریکہ ہے، آپ کو بھی ہونا چاہیے۔ مجھے اسکا حصہ دار ہونا چاہیے۔ یہ میری قوم ہے، مجھے اس کا حصہ دار ہونا چاہیے۔ یہ جو کچھ ہے، میں بھی ہوں۔ دیکھیں، جو کچھ یہ تھی، میں ہوں۔ خواہ یہ جو کچھ بھی تھی، میں آج وہی ہوں جو کچھ یہ تھی۔

(83) ایک امریکی ہونے کیلئے، میں پلے ماؤتھ روک پر، اس کے ساتھ، اپنے آباؤ اجداد کیساتھ

اُترا۔ مجھے یہ کرنا تھا؛ کیونکہ میں اس کا حصہ ہوں۔ اسے اس کے خطرے سے آگاہ کرنے کیلئے، میں پال ریور کے ساتھ سوار ہوا۔ اگر میں ایک حقیقی امریکی ہوں، تو میں پلے ماؤتھر روک پر اُترا۔ اور اسے اس کے خطرے سے آگاہ کرنے کیلئے، پال ریور کے ساتھ سوار ہوا۔ کیا آپ جانتے ہیں اب میرا کیا مطلب ہے؟

(84) میں نے جارج واشنگٹن، اور اُس کے ننگے پاؤں فوجیوں کے ساتھ، بریفلی ڈیلاویئر کو عبور کیا۔ میں وہاں تھا، کیونکہ میری پہچان اس قوم سے ہے۔ جو کچھ اس نے اُس وقت کیا میرا حصہ تھا، جو کچھ میں اب کرتا ہوں اس کا حصہ ہے۔ ڈیلاویئر میں، میری شناخت واشنگٹن کے ساتھ ہوئی تھی۔

(85) میں سٹون وال جیکسن کیساتھ کھڑا تھا، جب اُس کے خلاف بہت بڑی مشکلات اُٹھ کھڑی ہوئی تھیں، اور اُنھوں نے پوچھا، ”تم سٹون وال کی طرح کیوں کھڑے ہو سکتے ہو، جبکہ مشکلات تمہارے خلاف اُٹھ کھڑی ہوئی ہیں؟“ اُس چھوٹے سے شرمیلے نیلی آنکھوں والے شخص نے اپنے بوٹوں سے دھول کوٹھو کر مارتے ہوئے، کہا، ”میں پانی کا گھونٹ کبھی نہیں پیو گا جب تک اس کیلئے قادرِ مطلق خدا کا شکر ادا نہ کر لوں۔“ مجھے اس کے ساتھ سٹون وال کی طرح کھڑا ہونا پڑیگا۔ میں وہاں سٹون وال جیکسن کیساتھ کھڑا تھا۔ امریکی ہوتے ہوئے، میں اُس کے اور اُس کے موقف کیساتھ شناخت کیا جاتا ہوں۔ ڈیلاویئر کو عبور کیا! جنگیں لڑیں!

(86) میں نے جھنڈا لہرایا۔ میں اُن کیساتھ تھا جب اُنھوں نے گوام پر جھنڈا لہرایا تھا۔ ہزاروں امریکی فوجیوں کی قربانی دینے کے بعد، ایک چھوٹا سا گروہ بھاگتا ہوا آیا اور جھنڈا اُپر پھینکا، اور اُس جھنڈے کو لہرانے کے ساتھ میری شناخت ہوئی؛ ہم میں سے ہر ایک کی وہاں شناخت ہوئی۔ تمام امریکی شہریوں کی گوام پر جھنڈا لہرانے کے وقت شناخت ہوئی۔ جب میں نے سنا کہ اُنھوں نے وہاں جھنڈا گاڑ دیا ہے، تو اُنسو میری گالوں پر آگئے تھے۔ وہ میں تھا۔ وہ آپ تھے۔ یہ ہم سب کیلئے معنی رکھتا ہے، ہماری وہاں اس کے ساتھ شناخت ہوئی تھی۔

(87) جو کچھ میری قوم ہے، میں ہوں۔ اس کی تمام شان میری شان ہے۔ اسکی ساری شرمندگی میری شرمندگی ہے۔ اگر یہ شرمناک کام کرے، تو پھر مجھے اسے دیکھنا پڑے گا..... مجھے اسکی ذلت کے

ساتھ کھڑا ہونا پڑیگا۔ اگر اسے عزت ملتی ہے، تو اس کیساتھ مجھے عزت ملتی ہے، کیونکہ اس کیساتھ میری پہچان ہے۔ اب، شناخت قائم رکھنے کیلئے، امریکیوں کو امریکہ کی تمام شرمندگی، اور اس کی ساری شان و شوکت، یا یہ قوم جیسی بھی تھی اس کے ساتھ کھڑا ہونا پڑیگا۔ جو کچھ یہ ہے، یا جو کچھ یہ ہوگی، آپ کی شناخت اسی کے ساتھ ہے۔

(88) اب، ایک حقیقی مسیحی بننے کیلئے، آپ کو بھی ایسا ہی بننا پڑیگا۔ ہمیں یہ بھولنا نہیں چاہیے۔ مسیح جو کچھ بھی تھا، میری شناخت اُسکے ساتھ ہوئی ہے۔ میری پہچان اُسکے ساتھ ہوئی ہے۔

(89) غور کریں، اور وہ مجھ میں ہے، اور میں اُس میں ہوں۔ دھیان دیں، تو پھر، ہر مسیحی جو واقعی حقیقی مسیحی۔ مسیحی ہے، تب بھی اُس کیساتھ تھا، ”جب بنائے عالم سے پیشتر، صبح کے ستارے مل کر گاتے تھے اور خُدا کے بیٹے خوشی سے لکارتے تھے۔“ اور دُنیا کے بنائے جانے سے کروڑوں سال پہلے، ہم خُداوند کیساتھ غیر فانی بادشاہی میں شناخت کئے گئے تھے۔ میں ماضی میں اُس کیساتھ تھا۔ اگر مجھے ابدی زندگی ملی ہے، تو میں وہاں اُس کے ساتھ تھا۔ میری شناخت اُس کے ساتھ وہاں ہوئی تھی، ”جب صبح کے ستارے مل کر گاتے تھے اور خُدا کے بیٹے خوشی سے لکارتے تھے۔“

(90) میں اُس کے ساتھ تھا جب اُس نے ابرہام کو پچھتر سال کی۔ کی عمر میں بلایا، اور اُسکی بیوی کی عمر پینسٹھ سال تھی، اور اُسے بتایا کہ وہ ایک بچہ حاصل کریں گے۔ میں اُس کے ساتھ تھا جب اُس نے خُداوند یوں فرماتا ہے پر اپنا ایمان ٹھہرا لیا، ”کہ میں بچہ حاصل کروں گا۔“ میں اُس کیساتھ کھڑا تھا۔ ہر دوسرا مسیحی اُس کے ساتھ کھڑا تھا۔ جب اُس کی آزمائشیں آئیں تو میں اُس کے ساتھ تھا۔ میں اُس کے ساتھ تھا جب وہ پہاڑ پر، اضحاک کی قربانی گزارنے کیلئے گیا تھا۔ میں اُس کیساتھ تھا جب مینڈھا ظاہر ہوا تھا۔

(91) میں یوسف کے ساتھ تھا جب اُسکے بھائیوں نے اُسے رد کیا تھا، کیونکہ وہ رُوحانی تھا اور باقی جسمانی تھے۔ میں اُس کیساتھ تھا جب اُسے معلوم ہوا کہ اُسے اپنے بھائیوں سے ملنے والی ذلت کے ساتھ کھڑا ہونا پڑیگا۔ جو کچھ وہ تھا، میں ہوں۔ جو کچھ میں ہوں، وہ تھا۔ ”کیونکہ ہم سب مسیح یسوع میں ایک ہیں۔“ میں یوسف کے ساتھ اُس کنویں میں، اُس قبر میں موجود تھا۔ میں اُس کے ساتھ تھا

جب وہ فرعون کے دہنے ہاتھ سر بلند کیا گیا تھا۔ آپ کی شناخت اُسکے ساتھ ہوئی تھی۔

(92) میں یعقوب کے ساتھ تھا جب اُس نے ساری رات فرشتے سے کشتی لڑی تھی۔ میں نے، خود کشتی لڑی تھی۔ میں جانتا ہوں اُس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ چنانچہ میں نے یعقوب کیساتھ ملکر اُسی وقت کشتی لڑی جب اُس نے لڑی تھی، کیونکہ میں اُس کا بھائی ہوں۔

(93) میں موسیٰ کیساتھ تھا جب وہ مصر میں گیا تھا۔ میں جلتی ہوئی جھاڑی کے پاس موسیٰ کیساتھ کھڑا تھا۔ اگر آپ مسیحی ہیں، تو آپ بائبل کے ان کرداروں کیساتھ شناخت کیے جاتے ہیں۔ یہ بات کبھی نہیں بھولی ہے! میں موسیٰ کے ساتھ تھا جب سب لوگ اُسکے خلاف ہو گئے تھے۔ میں موسیٰ کیساتھ تھا جب اُس نے حجرِ قلم کو پار کیا تھا۔ جب وہ اپنا ہاتھ اٹھائے ہوئے آگے بڑھا، اور حجرِ قلم کھل گیا، اور میں اُس گھڑی موسیٰ کے ساتھ تھا، میری شناخت مسیح کے ساتھ ہوئی تھی۔

(94) جو کوئی بھی مسیحی گزرا ہے، جو کوئی بھی ایمان دار گزرا ہے، اب ہر ایماندار کی شناخت اسی ہستی کے ساتھ ہوتی ہے۔ خواہ کچھ بھی ہو، آپ کی شناخت ہونی چاہیے۔ یہ مت بھولیں۔ جب آپ ایسا کرتے ہیں، تو آپ کو روحانی بھولنے کی بیماری ہو جاتی ہے؛ آپ بھول جاتے ہیں آپ کون ہیں۔ (95) اب میں موسیٰ کیساتھ شناخت کیا گیا تھا، جب اُس نے سمندر کو پار کیا تھا۔

(96) میں انجی اب کے دنوں میں ایلیاہ کے ساتھ تھا، جب انھیں یہ انتخاب کرنا تھا کہ وہ کس کی خدمت کریں گے، خُدا یا بلعام۔ ہم اُس کیساتھ کوہِ کرمل پر تھے، جب اُس نے انتخاب کیا تھا، کیونکہ ہم اُسی خُدا کے بدن میں شناخت رکھتے ہیں جس میں وہ شناخت رکھتا تھا۔ اسیلئے اگر ہم اُسی بدن میں شناخت کئے جاتے ہیں، تو پھر ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم وہاں اُس کیساتھ تھے۔ یہ سچ ہے۔

(97) اب، میں داؤد کے ساتھ تھا، جب اُس کے اپنے ہی بھائیوں نے اُسے رد کر دیا تھا۔ میں داؤد کیساتھ تھا؛ اگر آپ مسیحی ہیں، تو آپ بھی تھے۔ آپ کو اُسکے رد کیے جانے میں شناخت ہونا چاہیے۔ (98) میں عبرانی بچوں کے ساتھ، آگ کی بھٹی میں تھا، جب چوتھے شخص کی۔ کی موجودگی کی وجہ سے آگ اُن کو جلانہ سکتی تھی۔

(99) میں شیروں کی ماند میں، دانی ایل کیساتھ تھا۔ میں وہاں پر شناخت کیا گیا، جب خُداوند

کے فرشتہ نے وہاں پر اُس کی شناخت کی تھی۔

(100) مجھے پکا یقین ہے میں مسیح کے ساتھ کلوری پر تھا۔ کلوری پر اُس کے ساتھ میری شناخت ہوئی۔ میں ایسے مقام پر آ گیا، جہاں، کلوری پر اُس کیساتھ میری شناخت ہی نہ ہوئی، بلکہ میں کلوری پر اُس کے ساتھ مر بھی گیا۔ ہر مسیحی کو کلوری پر اُس کے ساتھ مرنا چاہیے۔ اگر آپ کلوری پر اُس کیساتھ نہیں مرتے، تو آپ اُس میں سے نہیں ہو سکتے ہیں۔ جب وہ مرا تو میں وہاں تھا۔ میں اُس کیساتھ مرا تھا۔ اور جب وہ مردوں میں سے جی اُٹھا تو میں تب بھی اُس کیساتھ تھا۔ اور جی اُٹھنے کے روز، میں اُس کے ساتھ ایسٹر کی صبح جی اُٹھا تھا۔ اُس نے جو کچھ بھی کیا، میں ٹھیک اُس کے ساتھ ساتھ تھا؛ ہر ایماندار اسی طرح سے تھا۔

(101) اور اب میں اُس کیساتھ مسیح یسوع میں آسمانی مقاموں میں بیٹھا ہوا ہوں، عالم ارواح کی تمام قوتوں پر، اُس کے وسیلے فتح ہو چکی ہے۔ ہر مسیحی ایماندار اسی طرح اُس کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے؛ کیونکہ آپ کی شناخت ہو چکی ہے۔

(102) اب میں خود کو دیکھتا ہوں، کہ ان آخری دنوں میں، بہت سے ایماندار مسیحیوں کیساتھ، میں بھی اُس کی خدمت میں شناخت کیا گیا ہوں۔ ”وہ کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔“ آج کے دن میں، میں خود کو دیکھتا ہوں، کہ اُسکی خدمت میں پہچانا گیا ہوں۔ کیا آپ خود کو اسی طرح سے، اُس پر ایمان رکھتے ہوئے، اُس کے ساتھ چلتے ہوئے پاتے ہیں؟ غور کریں، جو کام اُس نے کیے، اُس نے کہا ایک ایماندار بھی کریگا۔ ”جو کام میں کرتا ہوں تم بھی کرو گے۔“ کیا آپ اُس کیساتھ شناخت کیے جاتے ہیں؟ پھر جب کلام کے باعث رسوائی آتی ہے، تو آپ اُسی طرح رسوائی کیساتھ کھڑے ہو سکتے ہیں جیسے وہ کھڑا ہوا تھا، دیکھیں، اُس کیساتھ شناخت کروائیں؟ میں اُس کیساتھ شناخت کیا گیا تھا۔

(103) میں پینتی کوسٹ کے دن اُس کے ساتھ تھا۔ میں شاگردوں کیساتھ تھا، اور پاک رُوح کے پتے میں اُن کے ساتھ شناخت کیا گیا تھا۔

(104) میں سوچتا ہوں کلیسیا بھولنے کی بیماری میں اتنا زیادہ بھی مبتلا نہیں ہوئی ہے کہ وہ یہ نہ کر سکے، مگر ان میں سے بعض ہیں، جو یہ یقین نہیں رکھتے ہیں کہ پاک رُوح جیسی کوئی چیز ہے۔

دیکھیں کلیسیا کہاں پر آگئی ہے؟ یہ بھولنے کی بیماری کا بہت بڑا کیس ہے! دیکھیں، وہ بھول گئے ہیں کہ کبھی یسوع مسیح بھی موجود تھا۔ وہ بھول گئے ہیں کہ یسوع مسیح کیا تھا۔ وہ بھول چکے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ محض ایک۔ ایک قانون ساز، یا ایک نبی، یا ایک۔ ایک اچھا انسان تھا۔ وہ بھول گئے ہیں کہ وہ خُدا ہے۔ وہ بھول گئے ہیں کہ وہ کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ کلیسیا رُوحانی نسیان جیسی بیماری کا بہت بُری طرح شکار ہو چکی ہے۔ لوگ سب چیزیں بھول چکے ہیں۔ وہ اسے مزید سمجھ نہیں پا رہے۔

(105) ہمیں ہینٹی کوسٹ پر شاگردوں کیساتھ ہونا چاہیے، تاکہ اُنکے کیساتھ شناخت ہوں۔ میں اعمال 2 باب میں، ہینٹی کوسٹ کے روز پطرس کے پیغام کے ساتھ شناخت کیا گیا ہوں۔ جو کچھ اُس نے کہا میں نے سنا۔ میں اُس کی کہی ہوئی بات پر ایمان لایا۔ جو اُس نے کہا میں نے اُس پر عمل کیا۔ اب میری شناخت ٹھیک اُسی بات کے ساتھ ہوئی ہے۔

(106) رُوحانی بھولنے کی بیماری کا شکار نہ ہوں۔ کیونکہ، تب آپ، کسی اور چیز کیساتھ اپنی شناخت کروا دیں گے۔ ٹھیک اس کلام کے ساتھ کھڑے رہیں!

(107) ہم کلیسیا کے ساتھ تھے جب اعمال، 16 باب میں، یسوع مسیح نے یہ حکم دیا تھا، ”تمام دُنیا میں جا کر، ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔“ میں اس بات کے ساتھ اپنی شناخت کروانا چاہتا ہوں، ”تمام دُنیا میں، ساری خلق کے سامنے۔“ ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے، ”اس سے شناخت کی جاسکتی ہے۔“

(108) خیر، اب دیکھیں، کیا آپ اُس کیساتھ شناخت رکھتے ہیں، یا آپ رُوحانی بھولنے کی بیماری کا شکار ہو چکے ہیں، کیا آپ خود کو ایسا پاتے ہیں کہ جن نشانوں کی پیروی ایماندار کر رہے ہیں آپ اُن کا یقین نہیں کر رہے ہیں؟ دیکھیں، اگر آپ یقین نہیں کرتے، تو پھر آپ کو رُوحانی بھولنے کی بیماری لاحق ہو چکی ہے، غور کریں، آپ بھول چکے ہیں کہ خُدا نے اِس کا وعدہ کیا تھا۔ اُس نے فرمایا تھا، ”ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے۔“ اسکو مت بھولیں۔ آپ اسے بھول کر مسیحی نہیں بن سکتے ہیں۔ آپ کی شناخت اِس کیساتھ ہونی چاہیے۔

(109) آپ کی شناخت مقدس یوحنا 14 باب کی، 12 ویں آیت کیساتھ ہونی چاہیے۔ ”جو مجھ

پر ایمان لاتا ہے، وہی کام کرے گا جو میں کرتا ہوں۔“ اس کو بھولنا نہیں ہے۔ اگر آپ بھول جائیں، تو پھر آپ کو رُوحانی بھولنے کی بیماری ہو چکی ہے۔ آپ بھول گئے ہیں کہ آپ کون ہیں۔ آپ بھول گئے ہیں کہ آپ کی گواہی کیا معنی رکھتی ہے۔

(110) اس بارے میں، اُس نے کیا کہا ہے، ”کہ اگر تم مجھ میں قائم رہو، اور میرا کلام تم میں قائم رہے، تو تم جو چاہو مانگو وہ تمہارے لیے ہو جائے گا“؟ کیا آپ اس سچائی کو مان کر، اس کے ساتھ شناخت ہوئے ہیں؟ مرقس 11 میں، اُس نے کہا، ”کہ اگر تم اس پہاڑ سے کہو، کہ یہاں سے اُکھڑ جا، اور اپنے دل میں شک نہ کرو، بلکہ یقین رکھو کہ جو تم کہتے ہو وہ ہو جائیگا، تو جو کچھ تم کہو گے وہ تمہارے لیے ہو جائے گا۔“ کیا آپ اسے سچائی مان کر، اس کیساتھ اپنی شناخت کرواتے ہیں؟ اگر ایسا نہیں ہے، تو پھر آپ رُوحانی بھولنے کی بیماری کا شکار ہو رہے ہیں۔

(111) اور۔ اور آپ بھول گئے ہیں، کہ آپ مسیحی ہونے کا توازن کھو بیٹھے ہیں۔ اور آپ نہیں بتا سکتے ہیں کہ آپ کہاں کے ہیں۔ آپ کہتے ہیں، ”میں میتھو دسٹ ہوں۔ میں ہنٹ ہوں۔ میں تو بس اتنا ہی جانتا ہوں۔ میں پینتی کاسٹل ہوں۔ میں یہ، وہ، یا فلاں کچھ ہوں۔“ بغور جائزہ لیں! تو اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ آپ پر بیماری کی نشانیاں ظاہر ہو رہی ہیں، اور آپ کو کچھ رُوحانی بھولنے کی بیماری لگ چکی ہے۔

(112) آپ کہتے ہیں، ”اچھا، بھائی برتنہم، میں۔ میں یہ ایمان رکھتا ہوں، اور میں۔ میں بمشکل سے بھی نہیں.....“ اب ایک منٹ ٹھہریں۔ اگر خُدا نے ان کاموں کو کرنے کا وعدہ کیا، اور کہا کہ یہ باتیں آخری ایام میں ہوں گی، اور آپ کا عقیدہ آپ کو اس سے دُور رکھے، تو میرے لیے یہ ٹھیک ٹھاک نشان ہے اور میں دیکھ سکتا ہوں کہ آپ پر بیماری کی علامت ظاہر ہو گئی ہے۔ یہ رُوحانی بھولنے کی بیماری ہے۔ آپ کلام کیساتھ اپنی شناخت کروانا بھول بیٹھے ہیں۔

(113) آپ کہتے ہیں، ”میں ایمان نہیں رکھتا بیمار شفا پاتے ہیں۔“ تو آپ کو رُوحانی بھولنے کی بیماری ہو چکی ہے۔

(114) پس آپ کہتے ہیں، ”میں تو پاک رُوح کے پتھسے پر ایمان نہیں رکھتا۔“ تو یہ رُوحانی

بھولنے کی بیماری ہے!

(115) آپ کہتے ہیں، ”کہ میں۔ میں ایمان نہیں رکھتا کہ خدا نے ان کاموں کو آخری زمانے میں کرنے کا وعدہ کیا ہے۔“ تو پھر آپ نے بائبل کو سننے کی بجائے، کسی عقیدے کو، یا کسی تعلیم کو سنا ہے۔ آپ کو روحانی بھولنے کی بیماری ہے۔ آپ نہیں جانتے ہیں کہ آپ کہاں سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ بس، ”مسیحی ہونے کا اقرار کر رہے ہیں،“ اور کلام کا انکار کر رہے ہیں۔ یہ بات آپ کو روحانی بھولنے کی بیماری کی طرف لیکر جا رہی ہے، دیکھیں، آپ نہیں جانتے ہیں کہ آپ کہاں کھڑے ہیں۔ آپ کو روحانی بھولنے کی بیماری ہو چکی ہے۔ آپ پاک نوشتوں کیساتھ اپنی شناخت نہیں کروا سکتے ہیں۔ (116) آپ کو شاگردوں کیساتھ ہونا چاہیے۔ آپ کو سارے کلام کیساتھ ہونا چاہیے، جبکہ یہ اختیار دیا گیا ہے تو آپ کو کلیسیا کیساتھ ہونا چاہیے۔ لیکن، اب، دیکھیں کلیسیا کو اختیار دیا گیا تھا، ”تمام دنیا میں جا کر انجیل کی منادی کرے، اور جو ایمان لائیں گے ان کے درمیان یہ معجزے ہوں گے،“ یہ اس کا اختیار تھا۔ اب اُنکے پاس ہے..... یہی اختیار تھا۔

(117) لیکن اب وہ روحانی بھولنے کی بیماری کی بہت بُری حالت کا شکار ہو چکی ہے، بالکل اُسی طرح جس طرح اُس..... حوا پر ہوا تھا، اور وہ ایک دن، باغ میں شکار ہو گئی تھی۔ اب کلیسیا کا حال بھی بنی اسرائیل جیسا ہے، یہ اُسی مرض کا شکار ہے، اور اسے سینہ زری کی خوراک سے الرجی ہو گئی ہے جو آپ کو روحانی بھولنے کی بیماری کا شکار کر دے گی۔ کسی سینہ زری کی خوراک لے لیں، تو آپ کو الرجی ہو جائے گی، اور پھر، پہلی بات جس کا آپ کو علم ہونا چاہیے وہ یہ ہے، کہ آپ کو بُری طرح بھولنے کی بیماری لاحق ہو جائے گی۔ اور پھر آپ ایسی کسی بھی بات کا یقین نہیں کرتے جو بائبل بیان کرتی ہے۔

(118) آج کلیسیا کیساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔ اسی وجہ سے آج ہم بیداری حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ آج لوگوں کو یہی معاملہ درپیش ہے۔ وہ ہر چیز کے انگاروں، اور تمام قسم کے نظریات پر اتنا زیادہ نشہ میں مگن ہیں، یہاں تک کہ اب وہ غلط یا درست کی تمیز کرنا نہیں جانتے ہیں۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کلیسیا اپنے خُداوند کو یاد نہیں کر سکتی ہے۔ وہ اُسکے کلام کو یاد نہیں رکھ سکتی ہے۔ وہ اُس کے وعدے کو یاد نہیں کر سکتی ہے۔

(119) جب یسوع منظر پر آیا، تو اسرائیل کیساتھ بالکل یہی معاملہ تھا۔ وہ یاد نہیں کر پائے تھے، کہ، ”ایک کنواری حاملہ ہوگی۔“ وہ یاد نہیں کر پائے تھے کہ موسیٰ نے کہا تھا، ”کہ خُداوند تمہارا خُدا امیری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔“ انھیں رُوحانی بھولنے کی بیماری تھی۔

(120) آج کلیسیا بھی بالکل ویسی ہی حالت میں ہے۔ اُس نے کہا، ”آخری دنوں میں یوں ہوگا،“ کہ یہ نشان ظاہر ہوں گے، جنھیں اب ہم ظاہر ہوتا دیکھ رہے ہیں، اور کلیسیا مُردہ سی پڑی ہے جیسے بارہ بجے ہوں۔ یہ کیا ہے؟ یہ رُوحانی بھولنے کی بیماری ہے۔ ہم خود کو دینی کُست کہتے ہیں، اور شناخت نہیں کروا سکتے ہیں، اور کلام کے اندر خود کی شناخت نہیں کروا سکتے ہیں جبکہ مسیح کے جی اٹھنے کی قدرت کیساتھ منادی کی جاتی ہے؛ اور وہ یہاں ہمارے بیچ میں ہو کر، اسے سرانجام دے رہا ہے، اور بالکل وہی کچھ کر رہا ہے جو کچھ اُس نے کرنے کا کہا کہ کریگا۔ اور پھر، نظر کریں، کہ ہمارے تنظیمی نظام نے ہمیں رُوحانی بھولنے کی بیماری کا شکار کر دیا ہے۔ ہم دکھ اٹھا رہے ہیں۔ ہم نہیں جانتے ہیں کہ ہم کہاں کے ہیں۔ ایک شخص اپنے کاغذات اس کلیسیا سے کسی دوسری کلیسیا میں، یا کسی اور کلیسیا میں، یا اس ازم یا اُس ازم کی طرف لے جاتا ہے۔ سمجھے؟

(121) ایک بار پھر، ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے، وہ یہ ہے کہ ایک اور عاموس منظر پر، خُداوند یوں فرماتا ہے کیساتھ آئے۔ کیا ہم اُسے قبول کریں گے؟ تقریباً اُسی طرح جیسے اُنھوں نے کیا۔ اُنھوں نے اُسے کبھی قبول نہیں کیا۔ وہ اُسے آج بھی قبول نہیں کریں گے۔ منادی کرنے کیلئے، بمشکل، اُسکے پاس سر دھرنے کی جگہ بھی نہ تھی۔ اب، یہ بالکل ٹھیک ہے، کیونکہ کلیسیا اس رُوحانی بھولنے کی بیماری میں مبتلا ہو چکی ہے۔

(122) اب، کیوں؟ خُدا نے ان آخری دنوں میں وعدہ کیا، ”جب ابنِ آدم ظاہر ہوگا،“ یہ لوقا، 17 باب کے مطابق ہے، ”کہ جو نشان سدوم کے وقت ظاہر ہوا، وہی پھر سے ظاہر ہوگا۔“ اور لوگوں نے اسے ظاہر ہوتے ہوئے دیکھا ہے، لیکن اُن میں سے کچھ اس کا یقین نہیں کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ٹیلی پیٹھی ہے۔ وہ سوچتے ہیں کہ یہ شیطانی روح ہے۔ یہ کیا ہے؟ وہ رُوحانی بھولنے کی بیماری میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ بالکل ایسا ہی ہے۔ وہ خُداوند کو سمجھ نہیں سکتے ہیں۔ ”یسوع مسیح کل، اور آج، بلکہ

ابد تک یکساں ہے۔“ جو کچھ وہ اُس وقت تھا، وہی کچھ وہ آج بھی ہے۔

(123) مگر، کیا ہو گیا ہے، ہم مزید اپنی شناخت کلام کے ساتھ نہیں کرواتے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ، کلیسیا نہیں جانتی وہ ایک قیام گاہ ہے یا وہ ایک کلیسیا ہے۔ وہ قیام گاہ کہلا نا نہیں چاہتی، اور وہ کلیسیا کہلا نا نہیں سکتی؛ کیونکہ، کلیسیا کہلانے کیلئے، اُسے خود کو مسیح کے ساتھ شناخت کرنا پڑے گا۔ اِس لئے وہ رُوحانی نسیان کی شکار ہے۔ اور وہ ایک قیام گاہ کہلا نا نہیں چاہتی ہے۔ لیکن وہ پینتی کا سٹل چرچ، یا میتھو ڈسٹ چرچ، یا ہنٹسٹ چرچ نہیں ہے؛ وہ پینتی کا سٹل قیام گاہ، اور میتھو ڈسٹ قیام گاہ ہے، ہنٹسٹ قیام گاہ ہے؛ کیونکہ اُسکی شناخت کلام کے ساتھ نہیں ہو سکتی ہے۔ اور جب کلام ظاہر ہوتا ہے، تو وہ اس کا یقین نہیں کرتے ہیں۔ یہ رُوحانی بھولنے کی بیماری کا، مرض ہے۔ خود کو شناخت نہیں کر سکتے ہیں؛ وہ نہیں جانتے ہیں کہ وہ کہاں کے ہیں۔ یہ سچ ہے۔

(124) یہ بالکل کسی چیز کو مخلوط کرنے والی بات ہے۔ جیسا کہ میں نے اکثر کہا ہے، ”میں نے ہمیشہ غور کیا کہ مجھے سب سے گھٹیا چیزوں میں سے جو کبھی دکھائی دی ہے وہ ایک خچر ہے۔“ غور کریں، وہ مخلوط ہے۔ دیکھیں، کہ اُس کی ماں گھوڑی، اور اُس کا باپ گدھا ہوتا ہے، اور وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ کہاں کا ہے۔ پہلی بات جو آپ جانتے ہیں، کہ آپ-آپ-آپ-آپ گدھے سے گدھا، یا پھر..... خچر پیدا کر سکتے ہیں، لیکن کوئی بھی خچر اپنی نسل پیدا نہیں کر سکتا ہے۔ دیکھیں، وہ ایسا نہیں کر پاتا ہے۔ آپ اُسے کچھ بھی نہیں سکھا سکتے ہیں۔ وہ بے عقل ہے۔ آپ اُسے کبھی کچھ نہیں بتا سکیں گے..... آپ اُس کو بڑے لمبے کان لگا سکتے ہیں۔ اور وہ اپنی موت سے پہلے، اپنی زندگی کے طویل ترین دن کا انتظار کرے گا، تاکہ آپ کو لات مار پائے۔ یہی بات ہے۔ اگر وہ مار سکے، تو وہ ہمیشہ انتظار کرتا ہے کہ کسی طرح آپ کو مارے۔

(125) اور یہ بات مجھے نام نہاد مخلوط مسیحیوں کی سوچ کی طرف لے جاتی ہے۔ اُنھوں نے کلیسیا کو مخلوط کر دیا ہے یہاں تک کہ وہ رُوحانی بھولنے کی بیماری کا شکار ہو گئے ہیں۔ وہ دوبارہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے ہیں۔

(126) وہ مخلوط مکتی کی بات کرتے ہیں۔ مخلوط مکتی کچھ بھی نہیں ہے۔ کوئی بھی مخلوط چیز، بدترین چیز

ہے، جو آپ کھاتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ آپکو ڈھانکے ہوئے پودوں، اور مخلوط چیزوں پر، سپرے کرنی پڑتی ہے اور علاج معالجہ اور پرورش کرنی پڑتی ہے۔ کیوں؟ کیونکہ وہ کیڑے مکوڑوں سے بچ نہیں سکتے ہیں۔

(127) مگر اصل، اور خالص نسل کا، آپ کو کوئی علاج نہیں کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ کیڑے مکوڑوں کو دُور رکھنے کیلئے، اُس کے اپنے اندر طاقت موجود ہوتی ہے۔ ایک حقیقی رُوح رکھنے والے شخص میں بھی طاقت ہوتی ہے جو بے اعتقادی کے کیڑے مکوڑوں کو دُور رکھتی ہے۔

(128) آپ ایک پرانا خچر لیں، اور جا کر اُس سے بات کریں، اور کہیں، ”کہیں، لڑکے، میں چاہتا ہوں کہ تم یہ، یا وہ کرو۔“

(129) وہ وہیں سے کریگا، ”ہا! ہا! ہا!“ اُن کے بڑے بڑے کان اوپر نیچے ہلتے رہتے ہیں۔ میں نے۔ نے اس طرح کے بہت سے، نام نہاد مسیحیوں کو دیکھا ہے۔

(130) آپ کہتے ہیں، ”یَسوع مسیح کل، اور ابد تک یکساں ہے۔ ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے۔“

(131) ”ہا؟ میرا یہ ماننا ہے کہ معجزات کے دل گزر چکے ہیں۔ ہا؟ ہا؟ ہا؟“ غور کریں، اُسے یہ معلوم بھی نہیں کہ وہ ایمان کس پر رکھتا ہے۔ وہ کچھ بھی نہیں جانتا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آیا ہے، وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ اُس گھوڑے کو بھولنے کی بیماری ہو چکی ہے۔ وہ نہیں جانتا ہے وہ کہاں سے آیا ہے، اور وہ مزید آگے نہیں جاسکتا ہے۔

(132) مگر میں اصل نسل کو پسند کرتا ہوں۔ اوہ، ایسا شخص نرم ہوتا ہے۔ آپ اُس سے بات کر سکتے ہیں۔ وہ جانتا ہے اُس کا باپ کون تھا، اور اُس کی ماں کون تھی، اور اُس کا دادا کون تھا اور دادی کون تھی۔ اُس کے پاس یہ بتانے کیلئے نسلی کاغذات ہوتے ہیں کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔

(133) اور میں نسلی مسیحی کو پسند کرتا ہوں، جو خُدا کے کلام میں پورے طور پر، پینٹی کوسٹ کے دن تک پیچھے جاسکے، اور خود کو مقدسوں کے ساتھ شناخت کر سکے، جہاں پاک رُوح کی قدرت اُن پر نازل ہوئی تھی۔ جو ایک نسلی مسیحی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔ اُسکی شناخت میتھوڈسٹ،

ہنٹ، یا کسی اور کیساتھ نہیں ہوتی ہے۔ اُسکی شناخت خُدا کے کلام کے اندر سے ہوتی ہے۔ وہ پوری طرح سے جانتا ہے کہاں پر کھڑا ہوا ہے۔ اُس کے باپ کا شاہی خون، یسوع مسیح کا خون اُسکے وجود میں دوڑتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ یہ کرتا ہے! وہ ہر لفظ پر ایمان رکھتا ہے۔ خُدا اُس کے وسیلے کام کرتا ہے اور معجزات کیساتھ تصدیق کرتا ہے جن کا اُس نے کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور اُسے رُوحانی بھولنے کی بیماری نہیں ہے۔ وہ ایک حقیقی اصل نسل ہے۔ میں اُسے پسند کرتا ہوں۔

(134) لیکن آج کلیسیا رُوحانی بھولنے کی بیماری کا بہت زیادہ شکار ہے۔ اسے معلوم نہیں کہ اس کا مالک کون ہے۔ یہ اس بارے میں سب کچھ بھول چکی ہے، یہ ان سب باتوں کو بھول چکی ہے جو اسے کلیسیا بناتی ہیں۔

(135) ہمیں کس نے ایسا امیر کر دیا ہے جیسے اب ہم ہیں؟ یہ دوبارہ لودیکہ کے مقام پر پہنچ گئی ہے، واپس اُسی دولت مندی والے مقام پر جہاں بنی اسرائیل پہنچ گئے تھے۔ جب وہ غریب تھی اور جس چیز کی بھی ضرورت ہوتی تھی اُس کیلئے خُدا پر بھروسہ کرتی تھی، تو اُسے ہر چیز مل جاتی تھی، کیونکہ وہ خُدا پر توکل کرتی تھی؛ تب خُدا اُس کے ساتھ تھا، وہ رُوحانی تھی، اور آگے بڑھتی گئی۔ لیکن جب وہ امیر ہو گئی، تو پھر کہیا ہوا: اُن کے شہر تعمیر ہوئے، اُن کی عورتیں بدکردار ہو گئیں، اور اُنکے مردوں نے اس بات کی اجازت دے دی، اُن کے منادوں نے رکاوٹ گرا دی، اور اُنھوں نے نبیوں کو مجرم ٹھہرایا۔ اس قسم کی حالت میں وہ گر گئے۔ اس کا سبب کیا تھا، وہ بھول گئے تھے یہ برکات کہاں سے آئی تھیں۔

(136) اور آپ میتھو ڈسٹ، اور آپ ہنٹ، اور آپ پریسبٹیرین ہیں! اور آپ میتھو ڈسٹ جان ویسلی کو یاد کر سکتے ہیں۔ آپ ہنٹ! دیکھیں جان سمٹھ لوگوں کے معاملات پر رویا کرتا تھا، اور ساری ساری رات رونے اور دُعا کرنے کے سبب سے اُس کی آنکھیں سوچ کر بند ہو جاتی تھیں، اور یہاں تک کہ اُس کی بیوی کو اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے میز تک لانا پڑتا تھا۔ کیا مسئلہ ہے؟

(137) جان ویسلی کی عظیم باتوں میں سے ایک یہ تھی..... مجھے یقین ہے کہ ابتدائی میتھو ڈسٹ پیشروؤں میں سے کسی نے کہا، ”میتھو ڈسٹ چرچ کی بیٹیوں کی گراوٹ یہ تھی، کہ اُنھوں نے دُنیاوی بننا شروع کر دیا تھا، اُنھوں نے اپنی انگلیوں میں انگوٹھیاں پہن لی تھیں۔“ اب وہ چھوٹے چھوٹے

کپڑے پہنے والوں کو، کیا کہے گا؟

(138) کیا ہوا ہے؟ یہ رُوحانی بھولنے کی بیماری ہے۔ درحقیقت یہ جو کچھ بھی ہے، یہی تو بھول جانا ہے کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ آپ کو سب کچھ خُدا کی بھلائی سے، اور اُسکی بخشش سے ملا ہے۔

(139) کیا آپ سمجھتے ہیں یہ عجیب چیز ہے؟ یہ بالکل یسوع مسیح کی رُوح کیساتھ، نبوت ہے۔ مکاشفہ، 3 باب میں، یہ لکھا ہوا ہے، ”چونکہ تُو کہتا ہے، کہ میں دولت مند ہو گیا ہوں، اور کسی چیز کا محتاج نہیں رہا، اور یہ جانتا تک نہیں کہ تُو غریب، اندھا، کم بخت، خوار، اور ننگا ہے، اور جانتا تک نہیں ہے۔“ دیکھیں، یہ جانتا تک نہیں! یہ کیا ہے؟ رُوحانی بھولنے کی بیماری ہے۔ وہ یہ جانتے تک نہیں ہیں۔

(140) اب کلیسیاؤں کے۔ کے پاس دولت آگئی ہے۔ اور ملک بھر میں، شاید ہی کوئی کلیسیا، یا تنظیم ہو، جو کئی کروڑوں ڈالر کی مالک نہ ہو۔ وہ کروڑوں ڈالروں کی عمارتیں تعمیر کرتے جا رہے ہیں اور وغیرہ وغیرہ، اور منادی یہ کر رہے ہیں کہ خُداوند کی آمد نزدیک ہے۔ ”دولت مند ہو گئی ہے، اور یہ کہتی ہے، کہ میں کسی چیز کی محتاج نہیں ہوں۔“ اُنکے پاس بہترین تعلیم کے حامل مناد ہیں جو پہلے اُنکے پاس تھے، یہ اُن سے کہیں زیادہ علم الہیات کو جانتے ہیں۔ اُن کے پاس شہر کی بہترین چنی ہوئی جگہوں پر، بہت بڑی بڑی عمارتیں ہیں۔ وہ جو بھی کرنا چاہتے ہیں فوراً وہی کچھ کر لیتے ہیں۔ اور پھر انھوں نے کیا کیا؟ پھر اسرائیلیوں کی طرح، یہ رُوحانی بھولنے کی بیماری کا شکار ہو گئے ہیں اور بھول گئے ہیں کہ یہ خُدا تھا جس نے ان کیلئے سب کچھ کیا ہے۔

(141) بائبل مقدس کی نبوت ہے، کہ یسوع مسیح نے اپنا فرشتہ یوحنا کے پاس بھیجا اور کہا، کہ اس آخری کلیسیائی زمانے کو رُوحانی بھولنے کی بیماری ہو جائے گی۔ یاد رکھیں ”وہ کم بخت“، ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ عظیم ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ انھوں نے سب کچھ پالیا ہے۔ لیکن اُس نے کہا ”کہ وہ کم بخت، خوار، غریب، اندھے، اور ننگے ہیں، اور یہ جانتے تک نہیں ہیں۔“ اور اُن کو یہ بتانے کا کوئی بھی طریقہ نہیں ہے۔

(142) اب، اگر یہاں گلی میں کوئی آدمی، ذلت کی حالت میں ہو، یا کوئی عورت، ننگی، اور اندھے پن کی حالت میں، گلی میں ہو، تو اس حالت میں ہونا نہایت قابلِ رحم حالت ہوگی۔ لیکن اگر وہ

اپنی درست ذہنی حالت میں ہوں، اور اُن کو علم ہو کہ وہ کون ہیں، یعنی کہ وہ انسان ہیں، اور اُن کو بالباس ہونا چاہیے، ٹھیک ہے، آپ اُدھر باہر جائیں؛ دیکھیں وہ۔ وہ انسان تو ہیں، اور اُنکی شناخت نسل انسانی کے ساتھ ہوتی ہے؛ لیکن وہ، ”کم بخت، خوار، اندھے، اور ننگے ہیں۔“ آپ کسی شخص کے پاس جائیں، اور کہیں، ”بھائی، آپ ننگے ہیں۔“

(143) ”اب یہاں، دیکھیں! میں ڈاکٹر فلاں فلاں ہوں! آپ بس اپنا کام کریں۔ میں آپ کو بتاؤں، میرا تعلق فلاں فلاں سے ہے! آپ کو کچھ مطلب نہیں ہونا چاہیے، تم پیو تر شور کرنے والے ہو، مجھے کچھ بھی مت بتاؤ!“ [ٹیپ پر خالی جگہ ہے۔ ایڈیٹر۔]

(144) اُن کو بتائیں، ”انسان کیلئے ایسا کرنا، لوگوں کیلئے ایسا کرنا جو وہ کر رہے ہیں غلط ہے۔“

(145) اور وہ آپ سے کہیں گے کہ اُن کا منہ دکھلے ذہن کا مالک ہے۔ سمجھے؟ یہ کیا ہے؟ یہ وہ بات ہے، وہ خُداوند یسوع کے احکام کو بھول چکے ہیں۔ پھر اُسے نیچے آنے دیں اور نشان اور عجیب کام دکھانے دیں جن کو کرنے کا اُس نے وعدہ کیا تھا، یہ پھر بھی اُس پر ایمان نہیں لائیں گے۔ یہ رُوحانی بھولنے کی بیماری ہے۔ توجہ دیں، وہ بھول گئے ہیں! وہ ننگے ہیں، اور یہ جانتے تک نہیں ہیں، یہ محسوس بھی نہیں کرتے ہیں۔

(146) یہ سوچتے ہیں، ”چونکہ میں ایک کلیسیا سے تعلق رکھتا ہوں، اور بس اتنا ہی ضروری ہے۔“ اوہ، بھائی، خُدا کیلئے اس کا مطلب اس سے زیادہ نہیں جیسے کوئی معمار یا کوئی اور چیز ہو، یا کوئی اور قیام گاہ ہو۔ کلیسیائی رکن ہونا، خُدا کی نظر میں کوئی معنی نہیں رکھتا۔

(147) آپ کو خُدا کے بیٹے اور بیٹیاں بننا ہوگا۔ آپ کو خُدا سے پیدا ہونا ہوگا، اور خُدا کلام ہے۔ جب میں اپنے باپ کا حصہ بنتا ہوں، تو میں سارے کا سارا اپنے باپ جیسا بن جاتا ہوں۔ جب آپ خُدا کا حصہ بنتے ہیں، تو آپ مکمل، خُدا جیسے بن جاتے ہیں۔ آپ کو پورے دل سے، اُسکے سارے کلام پر ایمان رکھنا چاہیے۔

رُوحانی بھولنے کی بیماری!

(148) کیا ہوا اگر آپ یہ بھول جائیں کہ آپ کا نام کیا تھا؟ اگر آپ، کسی بہترین خاندان میں

سے آئے ہیں، مجھے اُمید ہے کہ آپ آئے ہیں، اگر آپ لوگوں کے کسی اچھے خاندان سے آئے ہیں، اور آپ بھول جائیں کہ آپ کے خاندان کا نام کیا ہے، اور آپ کہیں باہر چلے جائیں، تو کیا ذلت کا سامنا کرنا پڑیگا؟ وہ کہتے ہیں، ”کیا آپ کا نام جوز نہیں ہے،“ یا پھر جو کوئی بھی نام ہو۔ ”خیر، میں نہیں جانتا کہ میں کون ہوں۔“ سمجھے؟ ٹھیک ہے، دیکھیں، یہ خوفناک بات ہے، اس حالت میں ہونا ہولناک ہے۔

(149) خیر، یہی حالت ہے جس میں اب کلیسیا موجود ہے۔ جبکہ اسکویئو مسیح کی نمائندگی کرنی چاہیے تھی۔ مگر یہ اس کو بھول گئی ہے، کیونکہ اس کو، عقیدوں اور تنظیموں کے، ٹیکے لگا دئے گئے ہیں، جن کو انھوں نے کلام کی جگہ قبول کر لیا ہے۔ ”اور یہ ننگے، اندھے، اور کم بخت ہیں، اور یہ جانتے تک نہیں ہیں،“ اور ان کو بتانے کا بھی کوئی طریقہ نہیں ہے۔

(150) شاید میں دوبارہ کبھی بر منگھم نہ آؤں، مگر یہ وقت ہے جب وہ اسے سن رہے ہیں۔ سمجھے؟ سمجھے؟ ٹھیک ہے۔ میں تو بس..... میں بیچ بونے کے علاوہ کسی اور بات کا ذمہ دار نہیں ہوں۔ خُدا اس بیچ کی زمین کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ اس کو کہاں جانا ہے۔

(151) بھول گئے ہیں، جی ہاں، وہ وعدہ کے کلام کو بھول گئے ہیں۔ وہ بھول گئے ہیں۔ جب یسوع آیا تو بنی اسرائیل اسی قسم کی حالت میں مبتلا تھی۔ وہ بھول گئے تھے۔ وہ دیکھتے تھے، اوہ، وہ کہتے تھے کہ وہ یقین کرتے ہیں کہ مسیحا آنے والا ہے۔ لیکن جب مسیحا آیا اور خود کو کلام کیساتھ شناخت کرایا، تب اُنکے پاس اتنی روایات تھیں یہاں تک کہ اُنھوں نے خُدا کے کلام کو بے اثر بنا دیا۔

(152) اور یسوع نے، آخری وقت آنے سے پہلے یہ وعدہ کیا تھا، ”جیسا سدوم میں ہوا، اُسی طرح پھر ہوگا۔“ اور اس کی شناخت ہوگی، لیکن لوگ روایات کیساتھ اس طرح منسلک ہو چکے ہیں یہاں تک کہ اُنھوں نے، اپنی روایات سے خُدا کے وعدہ کو بے اثر بنا دیا ہے۔ اور یہ رُوحانی بھولنے کی بیماری ہے! رُوحانی بھولنے کی بیماری بالکل یہی ہے۔ دیکھیں، وہ ان چیزوں کو بھول چکے ہیں۔

(153) ”اوہ، میں اس سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں۔ میں نے یہ کیا ہے۔ میں رُوح میں ناچا۔ میں نے یہ کیا۔“ خیر، میرے، میرے خُدا یا، اس کا اس سے کچھ واسطہ نہیں ہے، ہرگز نہیں ہے۔

(154) آپ ایک مسیحی کیسے ہو سکتے ہیں اور کلام کا انکار کر سکتے ہیں؟ آپ ایسا نہیں کر سکتے ہیں۔ خُدا کلام ہے۔ اگر کلام آپ کے اندر ہے، تو پھر آپ اور کلام ایک ہوتے ہیں۔ سارا کلام، آپ ہوتے ہیں۔ آمین۔ اگر میں اس پشت میں زندگی گزار رہا ہوں، تو پھر اس پشت کیلئے کلام کے جس حصے کا وعدہ کیا گیا ہے، مجھے وہی ہونا ہے۔ اگر میں ایک مسیحی بننے جا رہا ہوں، تو مجھے اُس سب کیساتھ شناخت ہونا ہے جس کی بائبل منادی کرتی ہے اور جس کیلئے کھڑی ہوتی ہے۔

(155) ہلّو یاہ! چاہے، لوگ مجھے پیوتر شور کرنے والا کہیں، تو بھی میں اس وقت بہت جوش محسوس کر رہا ہوں۔ جی ہاں، جناب۔

(156) مجھے ہر اُس بات کے ساتھ شناخت ہونا ہے جس کا بائبل دعویٰ کرتی ہے۔ اور جس کا یہ دعویٰ کرتی ہے، اور، اگر میں جدید زمانے کی رُوحانی بھولنے کی بیماری کیساتھ چمٹا نہیں رہوں گا، تو میں اس کیساتھ شناخت ہو سکوں گا اور ہوں گا۔ اگر میں اس کا انکار کرتا ہوں، تو پھر میں رُوحانی بھولنے کی بیماری کا شکار ہوں؛ اور کچھ واقع ہوا ہے، میں نے کسی عقیدے یا تعلیم کو، یا کسی کلیسیا یا انسانی گروہ کو قبول کر لیا ہے۔ ”میں یہ نہیں کر سکتا“، جب کہ ابھی تک کلام موجود ہے اور خود کو شناخت کراتا ہے۔

(157) اسی سبب سے یسوع کو پہچانا نہیں گیا۔ ”اوہ“، اُنھوں نے کہا، ”خیر، یہ آدمی مقدّس ہے، اور ہمارا کاہن مقدّس ہے، ہمارا مقدّس یہ ہے۔“

(158) اور یسوع نے فرمایا، ”تم اپنے باپ، ابلیس سے ہو، اور تم اُسی کے سے کام کرو گے۔“ (159) کیا، آپ جانتے ہیں کہ قائل نے بھی اچھی قربانی پیش کی تھی؟ وہ مخلص تھا، اُس نے مذبح بنایا تھا، وہ شاید گھٹنوں کے بل جھکا تھا اور پرستش کی تھی، قربانی چڑھائی تھی، اور خُدا سے دُعا کی تھی۔ اور اگر، خُدا، خُدا کو یہی کچھ درکار تھا، کہ آیا آپ کلیسیا میں شامل ہیں اور ایک مذبح رکھتے ہیں، آپ چرچ جاتے ہیں اور اپنی وہ یکیاں ادا کرتے ہیں، اور اچھی زندگی گزارتے ہیں؛ اگر خُدا کو صرف اتنی ہی باتوں کی ضرورت تھی، تو پھر اُس نے قائل کو مجرم ٹھہرا کر انصافی کی تھی؛ کیونکہ اُس نے یہ سب کچھ کیا تھا۔ جی ہاں، جناب۔ یہ بالکل ٹھیک بات ہے۔

(160) پس دیکھیں مذہب کا مطلب ”ڈھانکنا ہے“، اور آپ اپنے اچھے کاموں کی بدولت

ڈھانکنے نہیں جاسکتے ہیں۔ اور صرف ایک ہی چیز ہے جسے خدا قبول کریگا، اور وہ یسوع مسیح کا لہو ہے۔ صرف یہی ڈھانکنے والی شے ہے۔ اس سے باہر، اگر آپ کہیں، ”عقیدے پر قائم رہیں“، تو یہ رُوحانی بھولنے کی بیماری ہے! اور یہی ہوا ہے۔

(161) اب غور کریں، وہ اُس کے کلام کو بھول گئے ہیں۔ وہ بائبل کو بھول گئے ہیں۔ وہ وعدے کو بھول گئے ہیں۔ وہ اُس جھلک میں زندہ رہنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ میتھو ڈسٹ کیا تھے، پینٹسٹ کیا تھے، یا کوئی اور کیا تھے۔ یہاں اس دن کا وعدہ ہے، اور خدا یہ اپنے کلام کے وسیلے بول رہا ہے، اور پھر سے ثابت کر رہا ہے اور تصدیق کر رہا ہے کہ یہ اسی طرح سے ہے، اور لوگ پھر بھی اس کا یقین نہیں کر رہے ہیں۔ یہ رُوحانی بھولنے کی بیماری ہے! یہ بالکل سچ ہے۔ مکمل، یہ مکمل بھولنے کی بیماری ہے، اور لوگ کلام پر ہرگز ایمان نہیں لاتے ہیں۔

(162) ایک فرانسیسی فوجی تھا۔ اس سے پہلے کہ ہم ختم کریں؛ مجھے ایک فرانسیسی فوجی کی کہانی بتائی گئی۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ اتنی دیر ہو چکی ہے، اور میرے پاس نوٹس کے دس صفحے باقی ہیں؛ ان پر پھر کبھی بات کریں گے۔ ایک فرانسیسی فوجی پر، غور کریں۔ انھوں نے فوج کے سپاہیوں کا ایک گروپ نکالا، جن کو یہی بھولنے کی بیماری ہو گئی تھی۔ یہ جنگ میں، صدمہ پہنچنے سے ہوا تھا۔ اور انھوں نے ایک پروگرام مرتب کیا تھا، اور اُن۔ اُن لوگوں کو بلایا تھا جن کے پیارے کھو گئے تھے اُنکو بلایا اور دیکھنے کی اجازت دی کہ آیا وہ اُن لڑکوں کی شناخت کر سکتے ہیں۔ اُن کیلئے کوئی اُمید باقی نہ تھی، شاید اُن میں سے، ایک یا دو کو، لے لیا گیا۔ اور پھر انھوں نے باقیوں کو لیا، وہ انھیں کسی صحت گاہ کے مرکز پر چھوڑنے جا رہے تھے، جہاں اُن کو اپنی باقی ماندہ زندگی گزارنی تھی۔

(163) پس وہ پہاڑی کی طرف جا رہے تھے، اور ٹرین چل رہی تھی؛ اور وہ ایک اسٹیشن پر رک گئے، اور جوانوں کو باہر نکلنے کا اور چلنے پھرنے کا موقع دیا گیا۔ اور محافظ پہاڑی پر، اُن کی نگرانی کرنے کیلئے باہر آ گئے تھے، کیونکہ، بھولنے کی بیماری کا شکار ہونے کے باعث، محافظوں کو اُنکی۔ اُنکی نگرانی کرنی پڑتی تھی۔

(164) پس انھوں نے ایک نوجوان پر نظر کی، وہ باہر نکلا اور پانی کے ٹینک کو چاروں طرف سے

دیکھنے لگا، اور پہاڑی کو ہر طرف سے دیکھا۔ اُس نے اپنے چہرے کو گرٹا، اور اُس نے سوچ و بچار کی۔ اُس نے پھر نگاہ کی، اور پانی کے ٹینک کو دیکھا۔ اُس نے ٹیشن کے چاروں طرف دیکھا، اور اُس نے چلنا شروع کر دیا۔ محافظ نے اُسے روکنے کی بجائے، اُس کے پیچھے چلنا شروع کر دیا۔

(165) وہ پہاڑی پر چڑھتا گیا، اور تھوڑا آگے گیا، دائیں طرف مڑا اور ایک دوسری پہاڑی پر چڑھا، اور ایک چھوٹے سے لکڑی کے جھونپڑے تک پہنچ گیا۔ اُس نے نگاہ کی۔ برآمدے سے، ایک بزرگ آدمی باہر آ رہا تھا جسکے ہاتھ میں اُس کی چھتری تھی، وہ آیا اور لڑکے کو گلے سے لگا لیا۔ اور کہا، ”میرے بیٹے، میں جانتا تھا کہ تم واپس آؤ گے۔“ اُنھوں نے مجھے بتایا تھا کہ تم مر گئے ہو، لیکن میں جانتا تھا کہ تم واپس آؤ گے۔“ اور وہ نوجوان اپنے ہوش و حواس میں آ گیا۔ اُس کی بھولنے کی بیماری اُسے چھوڑ گئی۔ وہ پہچان سکتا تھا وہ کون ہے۔ وہ جان گیا تھا کہ وہ اُس کا باپ ہے۔

(166) اوہ، اے صلیب کے سپاہیو، جو تربیت کے صدمات سے دوچار ہو چکے ہو، جن کو تنظیموں اور عقیدوں، اور دنیا کی چیزوں کے صدمے پہنچے ہیں، آپ چند منٹوں کیلئے باہر کیوں نہیں آ جاتے ہیں اور بائبل کو شروع سے لیکر آخر تک کیوں نہیں دیکھتے ہیں؟ شاید پھرتے پھرتے، انہی دنوں میں سے کسی دن، خود کو ایک ایماندار کے طور پر، کلام کے اندر شناخت کر لیں۔ شاید آپ اُسکو نہ جانتے ہوں۔ شاید آپ بھی مسرف بیٹے کی طرح، ہوش میں آ جائیں، اور خود کو تلاش کر لیں۔ شاید آپ خُدا کی باتوں میں خود کو شناخت کر لیں۔

(167) زیادہ عرصہ نہیں ہوا، کہ ایک دن، کسی نے مجھ سے کہا، ”مگر، بھائی برتنہم، ہم تہیتی کاسٹل لوگوں کو دیکھو، ہماری کلیسیائیں کتنی بہترین ہیں۔ پس، ہم، ہم نے ایسے خادم حاصل کر لیے ہیں جو تربیت یافتہ ہیں۔“

(168) سنیں، جب کوئی آدمی ایک بیوی کو بیاہ لاتا ہے تو وہ اُس کی خوبصورتی پر اعتماد نہیں کرتا ہے۔ نہیں۔ وہ اُس کی قسم، اور اُسکے عہد و پیاں کی وفاداری پر اعتماد کرتا ہے۔ وہ اُسکی خوبصورتی پر اعتماد نہیں کرتا ہے۔ وہ اُس کی وفاداری پر اعتماد کرتا ہے۔

(169) اُس وقت بھی ایسا ہی ہوتا ہے جب آپ خُدا سے شادی کرتے ہیں، آپ کسی بڑے اور

خوبصورت چرچ پر اعتماد نہیں کرتے ہیں جو آپ تعمیر کر سکتے ہیں، بلکہ اُس وعدے پر اعتماد کرتے ہیں جو یسوع مسیح نے کیا، کہ، ”میں کل، اور آج، بلکہ اب تک یکساں ہوں۔“ کیا آپ اس پر ایمان رکھتے ہیں؟ آئیں ایک لمحے کیلئے ہم اپنے سروں کو جھکا لیں۔

(170) میں سوچتا ہوں، کہ آج رات، اس عمارت میں جہاں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، جہاں ایسے مرد و زن ہیں جو ابدی ہیں، ابدیت کے ساتھ منسلک لوگ ہیں، اور آپ جانتے ہیں کہ ایک نہ ایک دن آپ کو خدا سے ملاقات کرنی ہے۔ اور میں سوچتا ہوں کہ اگر آپ کے اندر کبھی جھوٹ بولنے کی بیماری کا چھوٹا سا سانس بھی آیا تھا، تو پھر..... آپ غلط چیز کیساتھ شناخت ہوئے تھے، اور کیا۔ کیا آج رات ادھر ادھر گھوم پھر کر، تلاش کرنا پسند کریں گے، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ مسیح یسوع کیساتھ شناخت نہ ہو سکیں؟ کیا آپ ہاتھ اٹھا کر، کہیں گے، ”بھائی برنہم، میرے لیے دُعا کریں، میں۔ میں ایک حقیقی مسیحی، اور حقیقی ایماندار کے طور پر شناخت ہونا چاہتا ہوں۔“ خدا آپ کو برکت دے۔ خدا آپ کو برکت دے۔ آپ کو برکت دے! اوہ، جی ہاں، راستے کے ارد گرد بھی ہیں۔ خداوند خدا آپ کو برکت دے۔ (171) کوئی اور جو اوپر بالکونی میں ہے، آپ کہتے ہیں، ”بھائی جی، میں درحقیقت ایمان لاتا ہوں کہ یہ سچائی ہے۔ بحیثیت مسیحی، میں ایمان رکھتا ہوں، ہم اُس طرح کے مسیحی نہیں ہیں جیسے کہ برسوں پہلے ہوا کرتے تھے۔“

(172) آپ پینٹی کاسٹل لوگوں کے بارے میں کیا خیال ہے، جب آپ کی مائیں اور باپ گلی میں کھڑے ہوئے، پرانی سی دف بجایا کرتے تھے۔ اور آپ کی مائیں، کس طرح وہ..... آپ چھوٹے بچوں کی خاطر جدوجہد کرتی ہوئیں، کتنی تھک جاتی تھیں۔ بعض اوقات آپ کو کپڑوں، وغیرہ کے بغیر رہنا پڑتا تھا، لیکن وہ باپ اور ماں مقصد کیساتھ وفادار رہے، تاکہ مسیح کو تھامے رہیں۔

(173) دیکھیں کہ آپ پینٹی کاسٹل لوگوں نے کیا کیا تھا۔ پچاس سال پہلے، آپ تنظیم سے باہر نکلے تھے۔ اور یہی کام ہے جس نے آپ کو پینٹی کاسٹ بنایا، اور آپ نے خود کو غیر ایمانداروں سے الگ کر لیا۔ ”اور جیسے کتا اپنی قے کی طرف رجوع کرتا ہے، اور نہلائی ہوئی سورنی دلدل میں لوٹنے کی طرف،“ آپ بالکل اُسی جگہ پر واپس چلے گئے ہیں آپ نے وہی کھچڑی بنائی ہے جس سے باہر نکلے

تھے۔ کیا مسئلہ ہے؟ لوگوں میں رُوحانی بھولنے کی بیماری پھیل گئی ہے۔ اور اب آپ نے بھی اپنے عقائد اور تنظیمی دستاویز بنائے ہیں، اور آپ بھی باقیوں کیساتھ مل گئے ہیں، اور اُن باقیوں جیسا بننا چاہتے ہیں۔ آپ نے اپنی عورتوں کو اپنے بال کاٹنے، اور ہار سنگھار کی اجازت دے دی ہے۔ آپ، آپ اُن کو چرچے کے اندر، اِن سب کاموں کی۔ کی اجازت دے رہے ہیں۔ یہ کیا ہے؟ یہ رُوحانی بھولنے کی بیماری ہے۔

(174) پھر، پہلی بات جو آپ جانتے ہیں، کہ جب خُدا لوگوں کے درمیان چلنا پھرنا شروع کرتا ہے، تو پھر کیا واقعہ ہوتا ہے؟ آپ اسے قبول نہیں کر پاتے ہیں۔ کیونکہ، آپ بھولنے کی بیماری میں بہت زیادہ علیل ہیں، دیکھیں، کیونکہ ایک ہی بات آپ نے بار بار ہمیشہ سے سنی ہے۔ کیا آپ یہ نہیں سوچتے آپ کو چند منٹوں کیلئے اُس عقیدے کو ایک طرف کر کے بائبل کو پکڑ لینا چاہیے، اور دیکھنا چاہیے ایک مسیحی کی کس طرح شناخت ہوتی ہے؟ ”ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہونگے!“

(175) اعمال میں، بطرس نے کہا، ”توبہ کرو، اور تم میں سے ہر ایک، اپنے گناہوں کی معافی کیلئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے، تو تم رُوح القدس انعام میں پاؤ گے؛ کیونکہ یہ وعدہ تم، اور تمہاری اولاد، اور اُن دُور کے لوگوں سے بھی ہے، جنکو خُداوند ہمارا خُدا اپنے پاس بلائے گا۔“ اگر وہ آپ کو بتائیں کہ ایسا نہیں ہے، تو پھر آپ کا پاسٹر رُوحانی بھولنے کی بیماری کا بہت زیادہ شکار ہے۔ پس وہ خود کو کلیسیا کے ساتھ شناخت نہیں کر رہا؛ تنظیم کے ساتھ نہیں؛ بلکہ کلیسیا کیساتھ، جو مسیح کا رُوحانی بدن ہے۔

(176) اب پاک رُوح یہاں موجود ہے۔ وہ وہی کچھ کرنے والا ہے جس کا اُس نے کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اب جبکہ آپ اپنے سروں کو جھکائے ہوئے ہیں، تو بس دُعا کرتے رہیں۔ پاک رُوح کو، خود بولنے دیں۔ اور دیکھیں اگر یہ..... کوئی تو یہ جانتا ہے، کہ آج کے دن کیلئے، کیا وعدہ ہے۔ اب آج رات، آپ لوگ جو ضرورت مند ہیں، آپ، آپ میں سے بہتوں نے ہاتھ اٹھالیے ہیں۔ اب اس سے پہلے کہ آپ ایسا کریں.....

(177) میں سوچ رہا ہوں، کہ ہم یہاں ہیں اور فی الحقیقت جب بیماروں کیلئے دُعا کرتے ہیں، تو کیا آپ اُس بے اعتدائی، اُس تنظیم، اُس نظریے سے الگ ہو سکتے ہیں جو آپ کو بتاتا ہے کہ یہ

چیزیں اس طرح نہیں ہیں، اور وہ جو آپ کو بتاتے ہیں یہ شیطان کی طرف سے ہیں۔ جب وہ ایسا کرتے ہیں، ”تو اُن کو، نہ اس جہان میں، اور نہ آنے والے جہان میں معاف کیا جائیگا۔“ اگر یہ سچ ہو تو پھر کیا ہوگا؟ ذرا سوچیں، اگر ایسا ہوگا، تو پھر آپ کہاں ہوں گے؟ دیکھیں، آپ کو یہ بولنے کی ضرورت نہیں، صرف اپنے دل میں ایمان رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور یہاں پر ایسے لوگ موجود ہیں جو یہ ایمان رکھتے ہیں۔ میں گزشتہ دو راتوں سے، یہاں ٹھہرا ہوا ہوں، اور کسی چیز کیلئے محنت کرتا رہا ہوں، بس، میرے خُدا یا، اور اپنی زبان کو، اسے کہنے سے روک کر رکھا ہے۔

(178) اور دوستو، یاد رکھیں، کہ یہ آپ کے اور خُدا کے درمیان معاملہ ہے۔ آپ جو کچھ سوچ رہے ہوں، اگر وہ غلط ہوا تو کیا ہوگا؟ آپ جانتے ہیں کیا ہوگا، آپ کو کبھی اس کی معافی نہیں ملے گی۔ یہ رُوحانی بھولنے کی بیماری ہے، بے اعتقادی کے باعث، آپ سیدھے ہمیشہ کی موت میں چلے جائیں گے۔ ”لکھا ہے جو ایمان نہ لائے اُس پر سزا کا حکم ہو چکا!“

(179) اب اپنی بیماری کیلئے دُعا کریں، کہیں، ”خُداوند یسوع، تُو نے وعدہ کیا ہے۔ میں.....“ شاید یہاں کچھ اجنبی لوگ موجود ہوں، جو اس سے پہلے کبھی یہاں نہ آئے ہوں۔

(180) یسوع نے وعدہ کیا ہے، ”جیسے یہ پہلے ہوا تھا،“ میں ایک حوالہ لوں گا، ”جیسا یہ لوط کے دنوں میں ہوا تھا،“ جب خُدا جسم میں ظاہر ہوا تھا؛ اور ابرہام، برگزیدہ گروہ، بلائے ہوئے، لوگوں کے پاس آیا تھا۔ اور ابرام کا نام بدل کر ابرہام ہو گیا تھا، تب اُس نے کلام کو مجسم ہوتے دیکھا تھا، جس نے سارے دل کے خیالات کو جانچ لیا تھا۔

(181) اور جب ابرہام کا شاہی ختم سامنے آیا، تو اُس نے یہی کام کیا تھا، اور اُنھوں نے اُسے

”شیطان کہا تھا۔“

(182) اور اُسی نے فرمایا، ”جب پاک رُوح آئے گا، تو یہی کام کرے گا۔“ کہا، ”اگر تم میرے

حق میں کفر کو تو معافی ہے، لیکن، جب تم پاک رُوح کے خلاف کچھ کہو گے، تو ہرگز معافی نہیں ہے۔“

(183) اب وہ، اپنی قدرت کے ساتھ، اس جماعت کے درمیان آسکتا ہے، آپ خواہ کہیں بھی

ہوں، وہ اپنی رُوحانی پرکھ کے ساتھ دکھا سکتا ہے کہ وہ کلام ہے۔ اسلئے اگر یہاں پر کوئی ایسا ہو

جو رُوحانی بھولنے کی بیماری کا شکار ہو، تو اُن کے پاس کوئی بہانہ نہیں رہے گا..... اِس سے پہلے کہ اِس مذبح سے اُن کو پکارا جائے، اُن کے پاس کوئی بہانہ نہیں رہے گا۔

(184) خُداوند خُدا مدد کر۔ اب اپنے سروں کو جھکائے ہوئے، تعظیم سے دُعا جاری رکھیں۔

(185) دیکھیں، ایک خاتون یہاں میرے سامنے بیٹھی ہوئی ہے۔ اُس نے اپنے ہاتھ اپنے چہرے کی جانب اُٹھا رکھے ہیں۔ اُسکو مہروں کی تکلیف ہے۔ وہ گھبراہٹ کا شکار بھی ہے۔ اُس کو معدے کی بھی تکلیف ہے۔ اور وہ میرے سامنے بیٹھی ہوئی ہے۔ وہ جان لے، کہ وہ اِس علاقے کی نہیں ہے۔ وہ میکون نامی شہر کی رہنے والی ہے۔ جی ہاں۔ کیا آپ ایمان رکھتی ہیں کہ خُدا مجھے بتا سکتا ہے کہ آپ کون ہیں؟ آپ مس آئرس ہیں۔ اگر یہ سچ ہے، تو اپنا ہاتھ اُٹھائیں۔ میں آپ کیلئے اجنبی ہوں۔ یہ سچ ہے، کیا ایسا نہیں ہے؟ اب آپکی تکلیف ختم ہوگئی ہے۔ یسوع مسیح ہے؛ اور آپ نے اُسکی پوشاک کو چھو لیا ہے۔ اُس نے آپ کو صحت یاب کر دیا ہے۔ اب فقط اُس پر ایمان رکھیں۔

(186) ایک آدمی اِس عمارت کے پچھلے حصے میں بیٹھا ہوا ہے۔ وہ پاک رُوح کے پتہ سے متلاشی ہے۔ وہ پاک رُوح کا پتہ چاہتا ہے۔ وہ میرے سامنے کھڑا ہوا ہے۔ وہ بھی، اِس علاقے کا رہنے والا نہیں ہے۔ وہ کیرولینا، شارلٹ کا رہنے والا ہے۔ اُس کا نام لینو ہے۔ میرے بھائی، اپنے پورے دل سے ایمان رکھیں، اگر آپ اس پر۔ پر ایمان رکھیں گے، تو خُدا آپ کو پاک رُوح سے بھر دیگا۔

(187) یہاں پر، میری ذہنی طرف، یہاں ایک۔ ایک آدمی اپنی بیوی کے ہمراہ ٹھیک میرے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔ میری ذہنی طرف، ایک عمر رسیدہ جوڑا ہے۔ خاتون کو بڑی آنت کی تکلیف ہے۔ اُس کے شوہر کو دل کی تکلیف ہے۔ وہ یہاں کے رہنے والے نہیں ہیں۔ وہ ٹینیسی سے ہیں۔ مسٹر اور مسز تھامس، اگر آپ اپنے پورے دل سے ایمان لاتے ہیں، تو اپنے ہاتھ اُٹھالیں اور آپ اپنی شفا کو قبول کر لیں۔ یسوع مسیح آپ کو ٹھیک کر دے گا۔ اُس نے بالکل یہی کچھ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ مگر میں نے ان لوگوں کو اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔

رُوحانی بھولنے کی بیماری!

(188) یسوع نے فرمایا: ”جو کام میں کرتا ہوں تم بھی کرو گے۔ تھوڑی دیر باقی ہے، کہ دُنیا مجھے

پھر نہ دیکھے گی؛ مگر تم مجھے دیکھتے رہو گے، کیونکہ میں،‘‘ ذاتی اسم،‘‘ دُنیا کے آخر تک تمہارے ساتھ، بلکہ تمہارے اندر ہوں گا۔‘‘ یسوع مسیح کل، اور آج، بلکہ ابد تک کیساں ہے۔‘‘

(189) اب، وہ مردوزن جو یہاں موجود ہیں، اور جنکے ساتھ کوئی مسئلہ ہے، لیکن آپ واضح طور پر اُسے دیکھ نہیں سکتے ہیں..... آپ، آپ ایمان لانا چاہتے ہیں، لیکن آپ اس میں داخل نہیں ہو سکتے، اور آپ دُعا کرنا چاہتے ہیں، اور اُسکی حضوری میں ہوتے ہوئے آپ اُسے قبول کرنا چاہتے ہیں، تو کیا آپ یہاں میرے پاس آکر کھڑے ہوں گے، اور مجھے اپنے اوپر ہاتھ رکھ کر دُعا کرنے دیں گے۔ اب آپ جو رُوحانی بھولنے کی بیماری میں مبتلا ہیں، اگر آپ بھی یہاں آجائیں گے، اور دُعا کرنا چاہیں گے، تو آپ اس سے آزاد ہو جائیں گے۔ اگر آپ ایک۔ ایک ایماندار نہیں ہیں، مگر دُعا کرنا چاہتے ہیں، تو یہاں آکر کھڑے ہو جائیں۔ نوجوان آدمی، خُدا آپکو برکت دے۔ کیا کوئی اور آئیگا؟ نوجوان خاتون، خُدا آپ کو برکت دے۔ آجائیں۔ نوجوان خاتون، خُدا آپ کو برکت دے۔ کیا کوئی اور آئے گا؟ آئیں، اور ابھی، یہاں آکر کھڑے ہو جائیں۔

(190) میں رُوحانی بھولنے کی بیماری میں، مبتلا ہونا نہیں چاہتا ہوں۔ خُدا ایسا نہ کرے۔ چاہے مجھے۔ مجھے کسی بھی طرح موت آئے۔ آئے، لیکن مجھے ایک غیر ایماندار کی طرح مرنے نہ دینا۔

(191) آئیں، اُسے ابھی قبول کریں۔ کیا آپ ایسا نہیں کریں گے؟ آئیں، دوستو، بالکونی سے نیچے آجائیں۔ یہ صرف چند قدم ہی نیچے ہے، لیکن یہ آپ کے لئے، موت اور زندگی میں فرق کر سکتا ہے۔

(192) دیکھیں، میں مسیح کو کچھ کرنے کیلئے مجبور نہیں کر سکتا۔ مسیح کو کچھ نہیں کرنا ماسوائے ایک کام کے اور وہ یہ ہے: کہ اُسے اپنے کلام کو قائم رکھنا ہے۔ اُسے مسیح ہونے کیلئے، خُدا ہونے کیلئے ایسا کرنا ضروری ہے۔ اُسے اپنے کلام کو قائم رکھنا ہے۔

(193) اب یاد رکھیں، کہ اگر آپ کو اپنے تجربے کا یقین نہیں ہے، تو اب آپ نیچے کیوں نہیں آجاتے ہیں؟ اگر آپ محض کسی تنظیم کے فرد ہیں، اگر آپ کسی پینٹی کاسٹل کے پوتے ہیں، تو سنیں خُدا کے پوتے پوتیاں نہیں ہوتے ہیں۔ اُسکے صرف بیٹے اور بیٹیاں ہوتے ہیں، پوتے یا پوتیاں نہیں ہوتے

ہیں۔ سمجھے؟ خُدا ایسے رشتے نہیں رکھتا ہے۔ وہ صرف بیٹے اور بیٹیاں رکھتا ہے، اور آپ جانتے ہیں کہ آپ نہیں ہیں۔

(194) ہو سکتا ہے کہ آپ نے غیر زبانیں بولیں ہوں، شاید ناچے بھی ہوں، شاید آپ نے یہ سب کام کیے ہوں۔ یہ سب ٹھیک ہے۔ میرے پاس اس کے خلاف کچھ نہیں۔ لیکن اگر اب بھی آپ رُوحانی بھولنے کی بیماری میں مبتلا ہیں، تو نیچے آجائیں، اور یہاں آکر کھڑے ہو جائیں۔ آئیں اس کیلئے دُعا کریں۔ آپ کیا کہتے ہیں؟ کلیسیا کے رکن ہیں، بس کلیسیا کے ایک۔ ایک برائے نام رکن ہیں، آپ کیوں نہیں یہاں آجاتے تاکہ اسی وقت اس بیماری سے چھٹکارا پائیں۔

(195) میں اس طرح بر منگھم کو چھوڑنا نہیں چاہتا ہوں، اور میں جانتا ہوں کہ کسی روز، جب عدالت ہوگی، تو مجھے آپ کے سامنے کھڑا ہونا پڑیگا..... یاد رکھیں، میری آپ سے پھر ملاقات ہوگی۔ اگر میں یہاں آپ سے دوبارہ نہ مل پایا، تو میری ملاقات آپ سے عدالت کے روز ہوگی اور آج رات جو کچھ میں نے کہا ہے مجھے اس کا جواب دینا پڑے گا۔

(196) اب سنیں۔ دوستو، توبہ کریں! توبہ کریں، اور اس میں سے نکل آئیں۔ اس میں سے باہر آجائیں۔ اسی گھڑی آجائیں۔

(197) اس ملک، یا اس علاقہ کی کٹے بالوں والی ہر عورت کو، ٹھیک یہاں پر آجانا چاہیے۔ یہ بالکل سچ ہے۔ اور، آپ پر تو اتنا فضل بھی نہیں ہوا ہے کہ آپ سچ کہہ سکیں، ”میں۔ میں۔ میں۔ میں چاہتی ہوں، بھائی برتنہم، میں اپنے بال بڑھانا چاہتی ہوں۔“ ایسا ہونا چاہیے..... ”مجھے یہ..... لیکن، یہ کرنے کیلئے مجھ پر فضل نہیں ہوا ہے۔“

آپ ایسا، کیوں کہتی ہیں، ”کیا اس کا اس سے کوئی واسطہ ہے؟“

(198) زیادہ عرصہ نہیں ہوا، کہ ایک بڑا عظیم خادم میرے پاس آیا، اور کہا، ”بھائی برتنہم، میں آپ پر ہاتھ رکھنا چاہتا ہوں۔“ کہا، ”ہر کوئی آپ کو ایک نبی مانتا ہے۔“ میں نے کہا، ”میں نے کبھی نہیں کہا کہ میں نبی ہوں۔“

(199) اُس نے کہا، ”لیکن لوگ آپ کو یہی مانتے ہیں۔ مگر آپ ہمیشہ چھوٹے لباس پہننے والی،

عورتوں پر برستے رہتے ہیں، اور اور اوہ، وہ ایک بینتی کا مثل شخص تھا۔ اور کہا، ”آپ اُنھے چھوٹے لباس پہنے پر، اور اُن کے بال کاٹنے، وغیرہ پر برستے رہتے ہیں۔“ اور کہا، ”یہ آپ کا کام نہیں ہے۔“ میں نے کہا، ”تو پھر یہ کس کا کام ہے؟“

(200) اُس نے کہا، ”اُن کو، آپ اُن عورتوں کو یہ کیوں نہیں سکھاتے، کہ وہ بڑی بڑی روحانی نعمتوں کو کیسے حاصل کریں، اور پھر لوگوں کی مدد کریں، بجائے اُسکے کہ اُن پر برسنے کی کوشش کریں.....“ اور کہا، ”وہ آپ کی عزت کرتی ہیں۔ جو کچھ آپ اُن سے کہیں گے، وہ آپ کا یقین کریں گی۔“ اور کہا، ”بجائے اُن کو ہمیشہ مجرم ٹھہرانے کے، آپ اُن کو یہ کیوں نہیں بتاتے ہیں کہ کیسے بڑی بڑی نعمتیں حاصل کریں اور لوگوں کی مدد کریں؟“

(201) میں نے کہا، ”میں اُن کو الجبرا کیسے سکھا سکتا ہوں جب تک کہ وہ پہلے اپنی اے بی سی نہ سیکھ لیں؟“ سمجھے؟ سمجھے؟

(202) آپ کو بنیاد سے شروع کرنا پڑیگا، تو بہ کریں یا ہلاک ہو جائیں! اب آپ اپنا چناؤ کر سکتے ہیں، تو بہ کریں یا پھر ہلاک ہو جائیں! یسوع مسیح نے اپنے آپ کو، ہر روز یہاں پر پورے طور سے شناخت کروایا ہے۔ اور یہ وہ رات ہے جس کو ہم نجات میں بدل سکتے ہیں۔ یہاں اُوپر آنے کیلئے صرف چند قدم ہیں، اور انتظار کیلئے میرے پاس بہت وقت ہے۔

(203) اے بر منگھم، یاد رکھ، تیرا خون مجھ پر نہیں۔ میں بے قصور ہوں۔ اور اگر آپ حقیقی طور پر پاک رُوح پانا چاہتے ہیں، تو اب آپ کو آنے کا ایک موقع مل گیا ہے۔ اور اگر آپ کسی کلیسیائی عداوت کا شکار ہیں جس نے آپ کو روحانی بھولنے کی بیماری میں مبتلا کر رکھا ہے، تو پھر آپ یہاں کیوں نہیں آجاتے ہیں؟ یسوع شفا ہے۔ کیا آپ نہیں آئیں گے؟

(204) اب کچھ لوگوں نے بالکونی کو چھوڑ دیا ہے۔ میں انتظار کر رہا ہوں تاکہ دیکھوں کہ وہ کہاں جاتے ہیں، باہر جاتے ہیں یا مذبح پر آتے ہیں۔ یہ نیچے آگئے ہیں، وہ پاس آگئے ہیں۔ یہ دُرسٹ ہے۔ آپ جو یہاں موجود ہیں، آئیں اور مذبح کے پاس کھڑے ہو جائیں، اور کہیں، ”میں اس سے ناظم ختم کرتا ہوں۔“ جی ہاں، دو خواتین، نیچے آ رہی ہیں۔ یہ بہت اچھا ہے۔

(205) اب تشریف لے آئیں۔ اس سے صرف چند قدم دُور ہیں۔ اور یہ قدم بہت بڑا فرق لاسکتے ہیں۔

(206) اب، دیکھیں، میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ کیا ہوا گریسوع آج رات ہی آجائے؟ ”اوہ“، کوئی کہے گا، ”وہ نہیں آ رہا۔“ میں نہیں جانتا کہ وہ آ رہا ہے یا نہیں۔ مگر یہ آخری نشان ہے۔ یاد رکھیں، خُداوند یوں فرماتا ہے! کیا آپ نے مجھے کبھی کچھ ایسا کہتے ہوئے سنا بلکہ وہی کہا جو سچ تھا؟ آپ اپنا آخری نشان دیکھ رہے ہیں۔ یہ کلام کے مطابق ہے۔ پینتی کوسٹ، آپ نے اپنا آخری نشان دیکھ لیا ہے۔ اُن باتوں کو آپس میں مکس مت کریں جن کا وعدہ اُس نے دُہن کے اُٹھائے جانے کے بعد اسرائیل کیساتھ کیا ہے؛ آپ وہ لوگ نہیں ہیں۔ تب، آپ کا کام ختم ہو جاتا ہے۔ سمجھے؟ اب آپ کا دن ہے۔ اب آپ کا نشان ہے۔ اب آپ کا وقت ہے۔ اسے ردمت کریں۔ ایسا نہ کریں۔ آپ کا آنا اچھا ہوگا۔ آپ مجھے خُدا کا خادم مانتے ہیں؟ یاد رکھیں۔

(207) برننگھم والو، میں نے اس سے اچھے لوگ کبھی نہیں دیکھے۔ آپ بہترین لوگ ہیں جن کو میں اپنی زندگی میں پھر ملنا چاہوں گا، مگر آپ کو بیداری کی ضرورت ہے۔ آپ مر رہے ہیں۔ آپ رُوحانی بھولنے کی بیماری کا شکار ہو رہے ہیں۔ آپ مر رہے ہیں۔ ایسا مت کریں۔ جو کچھ آپ کے پاس ہے اُسے اُجاگر کریں۔ یسوع کے آنے سے پہلے، جلد ہی، دوبارہ بیدار ہو جائیں۔

(208) بالکل ٹھیک ہے۔ جب کہ..... لوگ آرہے ہیں۔ لوگوں کو آنے دیں جب تک ہم اُن سب کو حاصل نہ کر لیں، جنہیں خُداوند، یہاں بلا رہا ہے۔ اب آجائیں۔

(209) اس بھولنے کی بیماری سے چھٹکارا پالیں۔ عظیم طبیب اس بیماری سے شفا دینے کیلئے یہاں پر موجود ہے، اس بیماری کو خود سے دُور کر لیں۔ اُس نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ موجود ہے۔ کتنے لوگ خود کو اُس کیساتھ شناخت کریں گے، اپنے ہاتھ اُٹھا کر، کہیں، ”میں واقعی اُس پر ایمان لاتا ہوں؛ اور اُس نے فرمایا ہے کہ وہ ایسا کریگا؟“ سمجھے؟ اب وہ یہاں پر موجود ہے۔ سمجھے؟ بس آپ ایمان رکھیں۔

(210) اور کتنے لوگ جانتے ہیں کہ میں آپ کو سچ بتا رہا ہوں، کہ آپ مر رہے ہیں اور آپ کو

بیداری کی ضرورت ہے؟ سمجھے؟ یہ سچ ہے۔

(211) آپ بہت اچھے لوگ ہیں۔ آپکو اس سے اچھے لوگ نہیں مل سکتے ہیں۔ اس سے بہتر دل کی دھڑکن کہیں نہیں، جو دل ان پرانے جنوبی لوگوں کی شرٹوں کے نیچے ہیں۔ یہ سچ ہے، حقیقی لوگ ہیں! مگر، اے گلے، بہتر ہے کہ تُو فوراً بیدار ہو جا! پس جس گھڑی تجھ کو گھمان بھی نہ ہوگا، یہ واقع ہو جائے گا۔ شاید یہ واقع نہ بھی ہو، میں نہیں جانتا۔

(212) مگر، یاد رکھیں، آپ کو آخری بار خبردار کیا جا رہا ہے، اسلئے جب تک بھاگنے کا وقت ہے نکل کر بھاگ جائیں۔ ابھی آجائیں۔ جب تک لوگ آرہے ہیں، میں انتظار کرونگا، کیونکہ کچھ ہوسکتا ہے..... ایک جان دس ہزار جہانوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ اور جب تک لوگ قائل ہو رہے ہیں.....

(213) میں آج اس آغاز کو ایک بڑی بیداری کی شکل میں دیکھنا پسند کروں گا جو کہ یہاں کی تمام کلیسیاؤں میں پھیل جائے گی؛ بشرطیکہ آپ اپنے اختلافات کو مٹا ڈالیں اور خود غرضی کو دُور کر دیں، اور پاک رُوح کو قبول کر لیں۔ آپ نے دعویٰ کیا کہ آپ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ آپ اس پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں، اور، جب یہ اپنی شناخت کروانے آئیگا، تب آپ ایک دوسرے سے دُور ہو جائیں گے۔ آپ اپنے دلوں کو خُدا کے کلام سے جوڑ کر سچائی پر ایمان کیوں نہیں لاتے ہیں؟ یہ بات ہے۔ ورنہ آپ مرتے جائیں گے، مر رہے ہیں، اور آپ سیدھے لودیکہ میں چلے جا رہے ہیں۔ جیسے اُس نے وعدہ کیا، یہ بالکل اُسی طرح ہوگا۔ کیا آپ اب بھی نہیں آئیں گے؟ اب آج ہی کا دن ہے۔ آج ہی قبولیت کا وقت ہے۔ دیکھیں کہ پاک رُوح کیا کرے گا۔

(214) اب میں چاہتا ہوں کہ تمام خادم، جو ان لوگوں میں دلچسپی رکھتے ہیں، وہ بھی، یہاں آئیں اور میرے ساتھ دُعا کریں۔ وہ تمام خادم جو ان لوگوں میں دلچسپی رکھتے ہیں، یہاں آجائیں۔ آجائیں، چاروں طرف سے آجائیں، اور لوگوں کے بیچ پھیل جائیں، خواہ کوئی خادم ہے یا کا رکن ہے، جو کوئی بھی اچھا کا رکن ہے، یا پھر کچھ عورتیں ہیں جو ان عورتوں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہتی ہے۔ میں اپنے پورے دل سے، ایمان رکھوں گا، کہ پاک رُوح یہاں پر اس جگہ پر آئے گا اور ان لوگوں کے بیچ خود کو شناخت کرائیگا۔

(215) پہلے، مجھے ان لوگوں کو ہدایت کرنے دیں۔ اب دیکھیں، دوستو، آپ چاہے کسی بھی مقصد کیلئے یہاں پر آئے ہیں، خُدا یہ جانتا ہے۔ میں اسے آپ کیلئے ثابت کر سکتا ہوں، یہ ایک ایک کو، لے گا، باری باری آپکو پلیٹ فارم پر بلائیگا، اور ایک بھی ایسا معاملہ نہیں ہوگا جسے وہ ظاہر نہ کر پائیگا۔ اور یہ تب سے ہے جب میں ابھی چھوٹا لڑکا ہی تھا۔ اس نعمت پر کوئی سوال نہیں ہے۔ مگر سوال یہ ہے، کہ کیا آپ اسے قبول کر سکتے ہیں؟ کیا آپ اس پر ایمان رکھتے ہیں؟ اب وہ یہاں پر موجود ہے۔ خیر، اگر وہ موجود ہے، تو پھر ایک ہی بات ہے، کہ وہ اپنے کلام کو قائم رکھتا ہے۔ پھر ایمان لا کر آپ اسے لیں، اور اسے قبول کریں، اور اُٹھیں اور کہیں، ”خُداوند خُدا، میں اسے یہیں قبول کرتا ہوں“، اور تب تک ٹھہرے رہیں جب تک یہ واقع نہ ہو جائے۔

(216) جیسے کہ بڈی رونسن نے ایک بار بکنی کے کھیت میں کہا تھا۔ اُس نے کہا، ”اے خُداوند، اگر تُو مجھے پاک رُوح نہیں دیتا، تو پھر جب تُو واپس آئے گا تو اس جگہ پر تجھے میری ہڈیوں کا ڈھیر ہی ملے گا۔“ وہ نیت میں نہایت مخلص تھا۔ آپ خُدا سے تب تک کچھ حاصل نہیں کر سکتے ہیں جب تک کہ آپ پورے طور سے شکستہ دل نہ ہو جائیں۔

(217) اب، کیا آپ نے آج کی فصل پر غور کیا ہے، کیا آپ نے غور کیا ہے کہ آج ہم لوگ کیا کرتے ہیں؟ ہم، درحقیقت، ہم نے خُدا کو اتنا حاصل کر لیا ہے کہ ہم پلیٹ فارم پر آتے ہیں، اور بس ہم کہتے ہیں، ”ہاں، شاید میرا اوپر آنا اچھا رہے گا۔“ اب یہ دُنیا بھر کا تجربہ ہے۔ ”جی ہاں، میرے لیے اوپر جانا اور کھڑا ہونا بہتر ہے۔“ کہتے ہیں، ”اچھا، خیر، میں نہیں جانتا۔ دیکھیں، میں یہاں ہوں۔“ ہوں! اندر آنے کی کیسی جگہ ہے! وہاں کوئی بھڑکتی ہوئی آگ نہیں ہے۔ وہاں کوئی جوش و خروش نہیں ہے۔ وہاں اُس میں ”داخل ہونے والی کوئی بات نہیں ہے!“ اور، ایک مبشر ہوتے ہوئے، یہ بات میرے لیے جان لیوا ہے کہ خُدا کے لوگوں کو اس حالت میں دیکھوں۔ ہمیں آگ ہونا چاہیے۔

(218) لیکن، آپ دیکھیں، یہ کیا ہے؟ یہ بالکل وہی بات ہے جو میں آپ کو بتا چکا ہوں۔ مکاشفہ 3، ”تُو نیم گرم ہے۔ اور،“ اُس نے کہا، ”چونکہ تُو نیم گرم ہے، اسلئے میں تجھے اپنے منہ سے نکال پھینکنے کو ہوں۔“ کیا یہ دُرست ہے؟ یہ وہی بات ہے جو اُس نے فرمائی ہے۔ اور، اگر اُس نے یہ

فرمائی ہے، تو پھر وہ یہی کچھ کرے گا۔ اسیلئے آئیں ہم وہ گلہ نہ بنیں۔

(219) آپ جو ضرورت مند لوگ ہیں، اور یہاں موجود ہیں۔ آئیں اسے حاصل کر لیں، یا پھر یہاں، مرجائیں۔ یہ سچ ہے۔ آئیں اسے حاصل کر لیں، یا مرجائیں۔

(220) اب میرے پیارے بھائیو، اور بہنوں، اگر میں نیچے آ کر آپ کی کوئی مدد کر سکوں، تو میں یقیناً ایسا کروں گا۔ اب، ایک نعت کے وسیلے، میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ آپ یہاں کس لیے کھڑے ہوئے ہیں۔ میں آپ کو، پاک رُوح کے وسیلے بتا سکتا ہوں، خُدا کے رُوح کی مدد سے، میں آپ کو بتا سکتا ہوں آپ یہاں کس لیے آئے ہیں، آپ نے کیا کیا ہے، اور مستقبل میں کیا ہوگا، یا اسی طرح کی کوئی اور بات بتا سکتا ہوں؛ لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آپ کو اسے، خود ہی قبول کرنا ہوگا۔ یہ آپ کو ہی کرنا پڑیگا!

(221) کیا اب آپ تیار ہیں؟ اپنا ہاتھ اٹھا کر، کہیں، ”میں تیار ہوں۔ میں یہاں مرنے کیلئے تیار ہوں۔“ اب ایسا تب تک مت کریں جب تک آپ کا مطلب یہ نہ ہو۔ ”میں یہاں مرنے کیلئے تیار ہوں، یا پھر جو میں خُدا سے چاہتا ہوں وہ حاصل کر کے رہوں گا۔“ آمین۔ کیا آپ واقعی تیار ہیں؟

(222) سامعین ہر طرف، کھڑے ہو جائیں۔ اب اکٹھے، ایک ساتھ، آئیں سب باہم اکٹھے ہوں۔ آئیں دُعا کریں۔ اور اب آئیں..... آپ خادم حضرات لوگوں کے پاس پہنچ جائیں، ہر ایک جائے، کیونکہ آپ اب مسیح کے ہاتھوں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

(223) آپ جو پاک رُوح پانا چاہتے ہیں، اور جو اس تجربے کو حاصل کرنا چاہتے ہیں، نہ کہ صرف کوئی جذباتی جوش؛ بلکہ آپ پاک رُوح کو، زندگی کو، زندگی کے ختم کو اپنے اندر لینا چاہتے ہیں۔ اور آپ اُس بھولنے کی بیماری سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں جسکے باعث آپ۔ آپ خود کو شناخت نہیں کر سکتے ہیں؛ اور آپ نہیں جانتے ہیں کہ آپ کہاں کھڑے ہوئے ہیں؛ آپ نہیں جانتے ہیں کہ آپ کیا ہیں؛ تو آئیں اس سے ابھی چھٹکارا حاصل کر لیں! ایک نئی پیدائش آپ کیلئے موجود ہے، جو حقیقی، اور اصل نئی پیدائش ہے۔

(224) اب آئیں اپنے ہاتھ ان لوگوں پر رکھ لیں۔ اور آئیں، سب ہی، اپنے ہاتھ بلند کر

لیں اور یکدل ہو کر دُعا مانگیں۔

(225) اے خُداوند، آسمانی باپ، خُداوند یسوع کے نام سے، بخش دے، کہ یسوع مسیح کے نام میں، آج رات پاک رُوح آئے، اِس ہفتے کی شام، پاک رُوح زور کی آندھی کی طرح نازل ہو۔ اور یہ لوگ پاک رُوح کا پتہ نہ پائیں۔ بخش دے کہ خُدا کی آگ اور قدرت اِن کو کبھی نہ چھوڑے۔ اگر یہ صبح تک یہاں ہیں، تو بخش دے کہ یہ ٹھہرے رہیں، اور تب تک ٹھہرے رہیں جب تک پاک رُوح آنے جائے۔

(226) یہی خیال ہے! یہ بات ہے! یہاں وہ ہے! یہ پاک رُوح کی آمد ہے۔ [میں نے اپنا کام کر دیا ہے۔ میں یہ جانتا ہوں۔]

یہی سب کچھ ہے۔ اب اُس پر ایمان رکھیں! اور اُسے قبول کریں! اور اُس کی برکتوں سے معمور ہوتے جائیں۔



رُوحانی بھولنے کی بیماری

(SPIRITUAL AMNESIA)

URD64-0411

یہ پیغام برادر ولیم میرین برنہم کی جانب سے، بنیادی طور پر انگلش میں ہفتے کی شام، 11 اپریل، 1964ء، ایٹ دی نیشنل گارڈ آرمی ان برمنگھم، الاباما، یو۔ ایس۔ اے۔ میں دیا گیا، جو کہ ٹیپ ریکارڈنگ سے لیا گیا اور بلا اختصار انگلش میں چھاپا گیا تھا۔ یہ اردو ترجمہ وائس آف گارڈ ریکارڈنگز کی جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا ہے۔

URDU

©2023 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گارڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

700، B/3، کشمیر کالونی مین ڈبل روڈ، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org

حق اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جو کہ یسوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org